ابن عبدالوہاب کی کہانی

صدر جمعیۃ علماء وہابیہ کی زبانی

مصنف

محبوب ملت غازیِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محبوب علی خان صاحب علیہ الرحمہ

ناشر: رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہ

بِحَمْدِہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ یہ نافع فتویٰ دافع بلویٰ غریب اللہ نشتر مدھوپوری کے سوال کا جواب ہے، جس میں شیخ دیوبند و صدر جمعیۃ و صدر مدرسین دیوبند انور شاہ و شوکانی و انبیٹھی و تھانوی کے اقوال سے ابن عبدالوہاب نجدی کو وہابی، باغی، خارجی، طاغی، خونخوار، قاتل مسلمین، ظالم، فاسق، کافر گر، موہن خدا و رسول و موذی خدا و رسول، سنّی مسلمانوں کا خون بہانے والا، ان کا مال لوٹنے والا، سنّی مسلمانوں پر جزیہ لگانے والا ثابت کیا گیا ہے۔

مسمّٰی بہ اسم تاریخی

ابن عبدالوہاب کی کہانی صدر جمعیۃ علماء وہابیہ کی زبانی

۱۳ ھ ۷۸

عرف تاریخی مشعر روایات دیگر

ابن عبدالوہاب کی کہانی افاضل دیوبند کی زبانی

۱۳ ھ ۷۸

تصنیف

محبوب ملت غازی اہلسنت حضرت علامہ مفتی ابوالظفر محبّ الرضا

محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی قدس سرہٗ

حسب فرمائش: ناشر مسلک اعلیٰحضرت جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب مدظلہ العالی

ناشر

رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۔۳

فون: ۲۳۴۲۱۵۶ فیکس: ۳۴۵۴۲۹۶

سلسلۂ اشاعت ۲۹۹

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔ابن عبدالوہاب کی کہانی صدر جمعیۃ علماء وہابیہ کی زبانی
مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔محبوب ملت حضرت علامہ مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب قادری
برکاتی رضوی مجددی لکھنوی قدس سرہٗ

اشاعت باراول۔۔۔۔ ۱۳۷۸ھ
ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کتب خانہ اہلسنت بمبئی
اشاعت باردوم۔۔۔۔ ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲ء
ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رضا اکیڈمی ۲۶/کامبیکر اسٹریٹ بمبئی۔۳ فون۔۲۳۴۲۱۵۶

۷۸۶/۹۲

یادیں ان کی باتیں ان کی

حضور سیدنا سرکار اعلیٰحضرت مجدد دین وملت فخر زمین وزمن سرمایۂ علم وفن نازش اہل سنن امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال اقدس کے بعد ان کے خلفائے کرام، تلامذہ اور مریدین کی جماعت مبارکہ میں محبوب ملت غازی اہلسنت فیض یافتہ مرید اعلیٰحضرت علامہ حافظ قاری مفتی الحاج ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات اس زمانے میں تحریری وتصنیفی طور پر خدمت دین و اشاعت سنیت میں منفرد نظر آتی ہے جو ایک گوشہ میں خاموشی کے ساتھ بے لوث خدمت دین فرماتے رہے اور سیدنا سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق ؎

''ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا''

حضرت محبوب ملت کے سالانہ عرس مبارک میں گذشتہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء میں ''حضرت محبوب ملت حیات اور خدمات'' کے نام سے مختصر سوانح شائع ہوئی۔ اس کے بعد ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء میں حضرت محبوب ملت کے قلم کا شاہکار اپنے موضوع کے لحاظ سے لاجواب اور بے مثال کتاب ''دیوبندی ترجموں کا آپریشن'' ۳۶ رویں سالانہ عرس مبارک میں شائع ہوئی۔ جو اتنی مقبول ہوئی کہ ابھی حال میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

اور اب اس سال ۳۸ رویں سالانہ عرس مبارک (جو ۲۲،۲۳،۲۴ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۳ھ مطابق ۱،۲،۳ ر ستمبر ۲۰۰۲ء اتوار پیر منگل کو منعقد ہو رہا ہے) کے موقع پر ناشر سنیت محترم برادر طریقت الحاج محمد سعید نوری صاحب سربراہ رضا اکیڈمی کے محبت بھرے تعاون سے حضرت محبوب ملت کی یہ تصنیف ''ابن عبدالوہاب کی کہانی'' شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی طویل عرصہ کے بعد یہ دوسری اشاعت ہے۔

ابن عبدالوہاب جس کو اس دور کے وہابی دیوبندی مولوی خادم اسلام، توحید پرست اور

نہ جانے کیا کیا مشہور کرر ہے ہیں آپ یہ کتاب پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ ظالم ہے، خونخوار ہے، شعائر اللہ کو مٹانے والا ہے اور خادم اسلام نہیں بلکہ ہادم اسلام (اسلام کو ڈھانے والا) ہے ۔ پہلی مرتبہ اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد مشہور وہابی مولویوں کو رجسٹرڈ ڈاک سے خود حضرت محبوب ملت نے یہ کتاب روانہ کی تھی مگر جواب میں خاموشی خاموشی صرف خاموشی۔ آپ بھی مطالعہ کریں اور حق کو جان پہچان کر حق کا ساتھ دیں۔

محترم الحاج محمد سعید نوری سربراہ رضا اکیڈمی ان کے تمام اراکین و معاونین اور حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اشرف رضا صاحب قادری وحضرت مولانا محمد اسلم رضا صاحب قادری مصباحی اور اپنے تمام برادران طریقت وشریعت کا پورے خانوادۂ محبوب ملت کی جانب سے شکر گذار ہوں۔ ان تمام کے حق میں دعا گو اور اسی طرح ان سب سے اپنے تمام کے حق میں دعاؤں کا طالب ہوں۔

خلوص کار

خادم سنیت **محمد منصور علی خاں قادری** خلف اکبر و جانشین حضرت محبوب ملت

خطیب سنی بڑی مسجد، مدنپورہ، بمبئی ۸

۲ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۲ر اگست ۲۰۰۲ء بروز دوشنبہ مبارکہ

۷۸۶
۹۲

مکرمی و معظمی جناب ایڈیٹر صاحب ''ماہنامہ سنی لکھنؤ''
السلام علیکم

مزاج گرامی
مندرجہ ذیل مضمون ماہ جنوری ۱۹۵۹ء کے **سنی** میں شائع فرما کر ناچیز کو متشکر و ممنون فرمائیں۔

حضرات علمائے اہلسنت و جماعت سے چند ضروری گذارشات

محترم علمائے کرام
السلام علیکم

بہت دنوں سے چند شبہات دل میں کھٹک رہے ہیں۔ براہ کرام ان کے مکمل وشافی جوابات لکھ کر رسالہ **سنی** میں بغرض اشاعت جلد از جلد روانہ فرمائیں تاکہ آپ کے جوابات میرے شبہات کے ازالہ کے ساتھ ساتھ بہت سے دوسرے حضرات کے معلومات دینی میں قیمتی اضافہ کے باعث ہوں۔

شبہ اول:۔ جملہ علمائے اہلسنت کا نظریہ ہے کہ تحریک وہابیت کا بانی اول شیخ محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے تحریک وہابیت محض اصول اقتدار سلطنت کیلئے چلائی تھی۔ اس نے مذہب کا نام صرف ہتھکنڈے کے طور پر استعمال کیا تھا اسکے برعکس تمام وہابی علماء اور بہت سے مؤرخین کا خیال یہ ہے کہ اس نے یہ تحریک مسلمانوں سے شرک و بدعات کی رسومات کو مٹانے اور ان میں اسلام کی صحیح اسپرٹ پیدا کرنے کے لئے چلائی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر علماء اہل تسنّن کا خیال درست ہے تو اس کے دلائل و براہین کیا ہیں؟ براہ کرم تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان فرمائیں۔

شبہ دوم:۔ تمام علمائے اہلسنت نے شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کی کھلی ہوئی تکفیر و تضلیل کی ہے۔ اور شیخ مذکور اور اسکی جماعت کو خوارج کی ایک شاخ بتایا ہے۔ ازراہ نوازش بتایا جائے کہ شیخ مذکور کی تکفیر اور اس کی خارجیت کے اسباب کیا ہیں؟ جواب مدلل اور حوالے کے ساتھ ہو۔

ان دونوں شبہات کے جوابات چھپ جانے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دوسرے شبہات بھی عرض کروں گا۔

احقر محمد غریب اللہ نشتر محلہ چاند ماری مدھوپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب: اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَالْحَقِّ وَالصَّوَابِ ۔ تحریک وہابیت کا بانی اول ابن عبد الوہاب کواس حیثیت سے کہا جاتا ہے کہ اس نے لوٹ مار ڈاکہ زنی قزاقی قتل وغارت گری کر کے نجدی حکومت یا وہابی حکومت قائم کی ورنہ اس سے پہلے ابن قیم اوراس سے پہلے ابن تیمیہ وہابیت کے مبلغین گذر چکے جیسے ہندوستان میں انگریزوں کے پٹھو برٹش کے ایجنٹ برطانیہ کے غلام اسمٰعیل دہلوی کو امام الوہابیہ کہا جاتا ہے تو یہ وہابیہ ہند کا لحاظ ہے ورنہ اس کے پیش رو بہت ہو چکے اور اصلی امام الوہابیہ وابوالوہابیہ ابلیس شیخ نجدی ہے ۔ رہا سائل کا ابن عبدالوہاب کے حالات سے ناواقف ہونا تو عدمِ علم عدمِ وقوع کی دلیل نہیں ہوتی ۔ ابن عبدالوہاب کی ڈاکہ زنی و غارت گری اور خارجیت تو اتنی مشہور ہے اور اتنی صحت کو پہنچی ہے کہ پیروں، پٹھوؤں، وہابیوں، دیوبندیوں نے اس کا اقرار دیا اپنی کتابوں میں لکھا چھاپا شائع کرایا۔ چنانچہ حال کے شیخ دیوبند جناب حسین احمد اجودھیا باشی وصدر جمیعۃ وہابیہ دہلی نے اپنی ناپاک گندی افترائی کتاب الشہاب الثاقب جو دیوبندیوں ندویوں کفوریوں الیاسی تبلیغیوں مودودیوں غلام خانیوں کے نزدیک بڑے پایہ کی بڑی مستند بہت معتبر کتاب ہے مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند باہتمام جناب طیّب جی مہتمم دیوبند دوسری بار چھپی یعنی طیّب جی کو یہ افترائی کتاب بہت پسند اور مسلّم ہے اور باعتبار مہتمم مطبع وناظم دیوبند وہ اس کے ذمہ دار اور جوابدہ ہیں ۔ اس کتاب کے صفحہ ۵۰ میں حسین احمد اجودھیا باشی نے لکھا ہے کہ ”صاحبو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ وعقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہلسنت و جماعت سے قتل وقتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کوغنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا اہل حرمین کوخصوصاً اوراہل حجاز کوعموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں ۔ سلف صالحین اوراتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اسکی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اوراس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے ۔

الحاصل وہ ایک ظالم، باغی، خونخوار، فاسق شخص تھا اسی کی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ نہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے غرضکہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے اسکو اسکے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بیشک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہئے''۔ اس عبارت میں حسین احمد شیخ دیوبند نے ابن عبدالوہاب نجدی کے ظلم و ستم، جبر و اکراہ، تضلیل و تفسیق و تکفیر و خارجیت کی وجوہات و اسباب کو صاف صاف لکھ دیا۔ اور سب لکھ کر ڈرتے ڈرتے اپنا فتویٰ بھی لکھ دیا کہ ''الحاصل وہ ایک ظالم و باغی وخونخوار و فاسق شخص تھا''۔ حضرات علمائے اہلسنت و جماعت اس سے زیادہ تو نہیں فرماتے حسین احمد اقراری ہے کہ (۱) وہ عقائد فاسدہ رکھتا تھا (۲) اہلسنت و جماعت سے قتل وقتال کیا (۳) اہلسنت کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا یعنی سنیوں کو جبراً وہابی بناتا رہا (۴) اہلسنت کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا یعنی سنی مسلمانوں کو مرتد جانتا تھا۔ جبھی تو سنیوں کو مباح الدم و مباح المال سمجھتا تھا اور مسلمانوں کو مرتد جاننے والا کافر اسلام سے خارج ہے (۵) اہلسنت کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اور ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے قتل کو باعثِ ثواب و سبب رحمت مانے وہ بحکم قرآن کافر و مرتد جہنمی ہے۔

قرآن عظیم فرماتا ہے

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَاَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَعَدَّ لَهٗ عَذَاباً عَظِيْماً ٥ (سورۂ نساء پارہ ۵ آیت ۹۳)	یعنی اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کیلئے تیار رکھا ہے بڑا عذاب۔

قرآنی فتوے سے حسین احمد کے بیان پر ابن عبدالوہاب نجدی کافر ہے مرتد ہے جہنمی ہے۔ مغضوب علیہ ہے۔ ملعون ہے۔ آخرت میں معذب ہے۔ وَالْعَيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى ۔

الشہاب الثاقب صفحہ ۵۱ میں حسین احمد نے لکھا ہے کہ ''محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال

کوان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود اسکے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے"۔

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ ابھی تک وہابی دیوبندی ابن عبدالوہاب کی بددینی و بدمذہبی اور کفر وارتداد کا بیان کررہا تھا۔ اب شیخ دیوبند نے پتہ دیا کہ ایک کٹر وہابی غیر مقلد وہابی گربھی یہی بیان دے رہا ہے یہ تو شبہ ہو ہی نہیں سکتا کہ شیخ دیوبند جھوٹ بولے گا اگر چہ رشید احمد گنگوہی مَامِنْ شَانِهٖ اَنْ یَکُوْنَ بَصِیْراً کا دستخطی فتویٰ ہے کہ "وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے"۔ یعنی خدا تعالیٰ جھوٹ بول چکا جھوٹا ہے۔ معاذ اللہ۔ اس عبارت میں شیخ دیوبند نے صاف بتایا کہ ابن عبدالوہاب نجدی تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتا تھا۔ سنی مسلمانوں کا مال لوٹنا حلال و جائز جانتا بلکہ واجب جانتا تھا۔ اب فرمایئے تمام دنیا کے سنی مسلمانوں کو مشرک و کافر بتا کر بھی کافر نہ ہوگا۔ مسلمانوں کو قتل کرنا حلال سمجھنا کفر وارتداد نہ ہوگا مسلمانوں کا مال لوٹنا حلال و جائز جاننا کفر نہ ہوگا۔ مسلمانوں کا مال لوٹنے کو واجب بتانا کفر نہ ہوگا۔ اور یہ واجب بتانا نئی شریعت گڑھنا نہ ہوگا۔ تھانوی جی نے آیت بالا کا ترجمہ یہ کیا کہ "جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرڈالے تو اسکی سزا جہنم ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہنا اور اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوں گے اور اسکو اپنی رحمت سے دور کریں گے اور اس کے لئے بڑی سزا کا سامان کریں گے"۔ تھانوی کے فتوے سے شیخ نجدی ہمیشہ کا جہنمی۔ اللہ تعالیٰ کا مغضوب۔ اللہ کی رحمت سے دور کیا ہوا۔ اور بڑی سزا کا حقدار ہوا اور شرح شفا شریف جلد چہارم میں وَکَذَالِکَ اَیْ کَتکفِیْرِ ھٰؤلَاءِ یَقْطَعُ وَ یَجْزِمُ بِتکْفِیْرِ کُلّ منْ قَالَ قَوْلاً صَدرَعَنْهُ یَتَوَسَّلُ بِهٖ اِلٰی تَضْلِیْلِ الْاُمَّةِ ای کَوْنھَا فِی الضَّلَالِ عَنِ الدِّیْنِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْم۔ اور اعلام بقواطع الاسلام میں ہے مَنْ تَلَفَّظَ بِلَفْظِ الْکُفْرِ یَکْفُرُ فَکُلّ مَنِ اسْتَحْسَنَهٗ اَوْرَضِیَ بِهٖ یکفُر۔ اور ردالمحتار شامی میں ہے اِنَّ مَنْ تَکَلَّمَ بکَلِمَةِ الْکُفْر ھَازِلاً اَوْلَاعِباً کَفَرَ عِنْدَالْکُلِّ وَلَا اِعْتِبارَ بِاِعْتقَادِهٖ کَمَا صَرَّحَ بِهٖ فِی الْخَانِیَةِ۔

اور صفحہ ۵۷ میں حسین احمد شیخ دیوبند نے اس کا عقیدہ یہ لکھا کہ "ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے، ہم اس سے کتے کو بھی دفع کرسکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کرسکتے"۔ یہ کتنی بڑی

توہین اور گستاخی ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی۔

قرآن مجید فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًاo (سورۂ احزاب پارہ ۲۲ آیت ۵۷)

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنزالایمان)

ارشاد قرآنی سے شیخ دیوبند کے بیان پر ابن عبدالوہاب ملعون ہے دنیا میں بھی اور ملعون ہے آخرت میں بھی اور اللہ کا موذی اور اللہ کے رسول کا موذی ہے اور دردناک عذاب کا حقدار ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ رَجُلٌ کَفَرَبِلِسَا نِهٖ طا ئِعًاوَقَلْبُهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ یَکُوْنُ کَافِراً وَلَایَکُوْنُ عِنْدَ اللّٰهِ مُؤْ مِنًا۔

اور صفحہ ۵۴ میں شیخ دیوبند نے ابن عبدالوہاب کا یہ عقیدہ بیان کیا کہ ''نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں''۔ وغیرہ وغیرہ کیا یہ توہین شان سرکار رسالت نہیں۔

اور صفحہ ۵۵ میں نجدی کا یہ عقیدہ لکھا کہ ''زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم و حضوری آستانۂ شریفہ وملاحظۂ روضۂ مطہرہ کو یہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے۔ بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ ولاحول ولا قوة الابالله الواحد القهار۔

اور صفحہ ۵۶ میں شیخ دیوبند نے ابن عبدالوہاب کا یہ عقیدہ لکھا کہ ''شان نبوت وحضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوتِ قلبی وضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے

راہ پر لا رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں۔ اور نہ کوئی احسان ہے''۔ کیا یہ حضور اقدس کی توہین و تنقیص نہیں۔

اور الشہاب الثاقب صفحہ ۷۲ میں شیخ دیوبند نے شیخ نجد کا یہ عقیدہ لکھا ہے کہ ''وہابیہ اشغال باطنیہ و اعمال صوفیہ مراقبہ و ذکر و فکر و ارادت و مشیخیت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقا و خلوت وغیرہ اعمال کو فضول اور لغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں اور ان (حضرت مجدد الف ثانی وجناب شاہ ولی اللہ وغیرہما) اکابر کے اقوال و افعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں''۔ یہ شرکی فتوے ہیں۔

ابن عبدالوہاب نجدی غیر مقلد تھا

اسی کتاب کے صفحہ ۷۶ میں شیخ دیوبند نے ابن عبدالوہاب نجدی وہابی کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ ''وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعۂ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ بہت سے مسائل میں وہ گروہ اہلسنت و جماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفۂ شنیعہ نجدیہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگر چہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے موافق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین ہند اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ استعمال کرنا معمول ہے''۔ یعنی اسمٰعیل دہلوی کی طرح نجدی وہابی بھی حنفیوں، شافعیوں، مالکیوں، حنبلیوں سب سنّیوں کو مشرک سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

اور صفحہ ۷۹ میں شیخ دیوبند نے نجدی امام الوہابیہ کا یہ عقیدہ لکھا کہ ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ وغیرہ آیات میں طائفۂ وہابیہ استواء ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے جسکی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے''۔ یہ خدائے تعالیٰ کی توہین اور گستاخی اور الوہیت کا انکار ہے اور آیت لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ سے کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور صفحہ ۸۱ میں شیخ دیوبند نے شیخ نجدیہ کا یہ عقیدہ لکھا کہ ''وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ

وسلام ودرود برخیر الانام علیہ السلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدۂ بردہ وقصیدۂ ہمزیہ وغیرہ اور اسکے پڑھنے اور اسکے استعمال کرنے وورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض بعض اشعار کو قصیدۂ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

اور صفحہ ۷۹ میں ہے ''مسئلہ نداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں اور صفحہ ۸۰ میں ہے کہ ''وہابیہ خبیثہ بہ صور (جواز ندایا رسول اللہ) نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں چنانچہ وہابیۂ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھنے کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب کرنے پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں''۔ ناشائستہ کلمات آگے ہیں۔ اور اسی صفحہ ۸۰ میں ہے کہ ''وہابیہ نجدیہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ میں استعانت لغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے''۔ یہی شرکی عقیدہ اسمٰعیل دھلوی اور بہشتی زیور تھانوی اور تعلیم الاسلام کفایتی اور نصیحۃ المسلمین خرم علی اور فتاوی رشیدیہ گنگوہی جی وغیرہم میں اسی شرک وہابیہ کی تبلیغ کی گئی ہے۔

اور اسی صفحہ ۸۰ میں صدر دیوبند نے لکھا ہے کہ ''وہابیہ وہاں پر (روضۂ اقدس کے قریب) بھی منع کرتے ہیں دو وجہ سے اولاً یہ کہ استعانت لغیر اللہ تعالیٰ ہے۔ اور دوم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں۔ بلکہ وہ بھی دیگر مسلمین کے طور متصف بالحیوٰۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں۔ بس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہ ہی ان کا ہوگا ۔ یہ جملہ عقائد ان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر وباہر ہیں جنھوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو یہ لوگ جب مسجد نبوی شریف میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ وبدعت شمار کرتے ہیں ان ہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار ہے''۔

اور صفحہ ٦٩ میں شیخ دیوبند نے ابن عبدالوہاب نجدی کا یہ عقیدہ لکھا ہے کہ ''وہابیہ کے متعدد رسائل اس بارے میں شائع ہوچکے ہیں جس میں کہ وہ صراحۃً توسل از حضرت

سرور کائنات علیہ السلام کو و نیز توسل بالاولیاء الکرام کو منع کرتے ہیں جس کا جی چاہے تحقیق کرے''۔

اور اسی صفحہ ۶۹ میں ہے کہ ''ان وہابیہ کے نزدیک توسل از انبیاء علیہم السلام جائز نہیں اولیاء سے تو درکنار پھر الفاظ بحق فلاں کا استعمال اور بھی زیادہ ان کے یہاں مکروہ ہے علاوہ ازیں اس قسم کے مدائح وہ جائز ہی نہیں کہتے''۔

اور صفحہ ٦٨ میں صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے لکھا کہ ''عرض کرتا ہوں جس نے وہابیہ کے خیالات وعقائد پر نظر ڈالی ہوگی واضح طور پر معلوم کرلے گا کہ مثل اس عبارت کے ہرگز وہابیہ کا عقیدہ نہیں ہے اور اس قسم کے عقائد کو ضلال سے کم شمار نہیں کرتے''۔

اور صفحہ ٦۴ میں صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے لکھا کہ ''کیا یہ حال کسی خبیث وہابی کو نصیب ہوا ہے کیا وہ ایسے عقائد وخیالات رکھتے ہیں''۔

اور یہی صدر جمعیۃ علمائے ہند صفحہ ٦۴ میں لکھتے ہیں کہ ''کیا وہابیہ خبیثہ ان افعال کو جائز کہتے ہیں کیا ان کو وہ شرک وکفر وبدعت وغیرہ نہیں کہتے''۔

اور صفحہ ٦٦ میں صدر جمعیۃ نے لکھا کہ ''وہابیہ ان مضامین کے پاس بھی نہیں پھٹکتے ہیں اعتقاد تو کجا''۔

اور صفحہ ۸۱ میں شیخ دیوبندیہ نے ابن عبدالوہاب کا یہ عقیدہ لکھا ہے کہ ''وہابیہ تمبا کو کھانے اور اس کے پینے کو حقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اور اس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں شمار کرتے ہیں۔ان جہلا کے نزدیک معاذ اللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمبا کو کا استعمال کرنے والا ملامت کیا جاتا ہے۔اور وہ اعلیٰ درجہ کے فسّاق و فجّار سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمبا کو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں''۔

اور صفحہ ۸۲ میں شیخ دیوبندیہ نے ابن عبدالوہاب کا یہ عقیدہ لکھا ہے کہ ''وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلۂ عدم کے پہنچا دیتے ہیں''۔

اور صفحہ ۸۲ میں شیخ دیوبندیہ وصدر جمعیۃ نے لکھا ہے کہ ''وہابیہ سوائے علم احکام والشرائع جملہ علوم اسرار وحقائق وغیرہ سے ذات سرورِ کائنات خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں''۔اور وہابی دیوبندی ابلیس لعین کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ علم والا

مانتے ہیں۔ دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی وانبیٹھی صفحہ ۵۱ اور صفحہ ۸۳ میں شیخ دیوبندیہ وصدر صدور جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے لکھا ہے کہ ''صاحبان آپ حضرات کے ملاحظہ کے واسطے یہ چند امور ذکر کردیئے گئے ہیں جن میں وہابیہ نے علماء حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے جب کہ انہوں نے غلبہ کرکے حرمین شریفین پر حاکم ہوگئے تھے ہزاروں کو تہ تیغ کرکے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں بارہا ان سے مباحثے ہوئے''۔

یہاں تک ۲۴ ر اقوال شیخ دیوبند کے مذکور ہوئے اور وہابی کے عدد بھی ۲۴ ر ہیں گدھا اور چوہے کے عدد بھی ۲۴ ر ہیں اور ان کی خاصیت بھی وہابیہ میں ہے۔

شیخ دیوبندیہ وصدر جمعیۃ کے نزدیک ابن عبدالوہاب کون ہے

ان اقوال میں حسین احمد اجودھیاباشی صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی و شیخ دیوبندیہ نے ابن عبدالوہاب نجدی کو صاف صاف وہابی، خبیث، کافر، مشرک گر، کافر ساز، موذی خدا، موذی رسول، قاتل مسلمین، باغی، طاغی، گمراہ گر، ڈاکو، ظالم، جابر، لٹیرا، مرتد، منکر شفاعت، منکر فضل مصطفیٰ، منکر علم رسول سب کچھ لکھ دیا۔ اب یہ بھی معلوم فرمایئے کہ دیوبندی و ندوی وکفوری وطبلی اجودھیاباشی کو کیا سمجھتے ہیں اسی کتاب میں طیّب جی نے چھاپا ہے ''ملجأ العلماء مرکز دائرۃ التحقیق وحید العصر فرید الدہر''۔ اور مدرسۂ دیوبند کا شیخ الحدیث اور جمعیۃ علماء ہند دہلی کا صدر الصدور بھلا اس شان والا شخص بھی جھوٹ بولے گا، جھوٹ لکھے گا۔ اور طیب جی مہتمم دیوبند و مطبع قاسمی دیوبند اس جھوٹ کو کم از کم دوبارہ تو نہ چھاپتے اور کتب خانہ قاسمی دیوبند اسے شائع نہ کرتا۔ اور چھوٹے بڑے سارے دیوبندی وہابی اس جھوٹی گندی کتاب کو نہ سراہتے اور کذب وافتراء کو پیش کرکے نہ اچھلتے۔ اور شیخ دیوبند کا ذکر کرا کے اپنے سرین نہ پیٹتے۔ اور شیخ دیوبند نے جو کچھ لکھا ہے ظاہر ہے کہ اپنے پوزیشن اور اپنے پیشوا ابن عبدالوہاب کے پوزیشن کو مدنظر رکھ کر ہی سچا سچا بیان لکھا ہوگا کہ ابن عبدالوہاب مسلمانوں کو ناحق قتل کرتا تھا۔ مسلمانوں کا مال لوٹتا تھا۔ مسلمانوں کو بے سبب قتل کرنا جائز وحلال جانتا بلکہ واجب جانتا تھا۔ مسلمانان اہلسنت کا مال لوٹنا حلال و جائز بلکہ

واجب جانتا تھا۔ سنی مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتا تھا۔ تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک بتاتا تھا۔ ان پر قتل و غارتگری جائز و حلال ٹھہراتا تھا۔ ظالم تھا، جابر تھا۔ قہراً و جبراً مسلمانوں کو وہابی بناتا رہا اور مذہب باطل رکھتا تھا۔ عقائد فاسدہ کا معتقد تھا۔ مسلمانان اہلسنت کے مال کو مال غنیمت سمجھتا تھا۔ اہلسنت کو قتل کرنا باعث ثواب و رحمت سمجھتا رہا۔ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں پر خاص کر اس نے بہت ظلم و ستم کیا۔ اور حجاز کے مسلمانوں پر عموماً جبر و جور کیا۔ اور حرم شریف میں قتل و قتال جائز کرایا۔ حرم مکہ میں علما و مشائخ و سادات اہلسنت کو شہید کرایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی شان میں بہت گستاخ تھا۔ نہایت بے ادب تھا۔ ہزاروں اہلسنت کو اس نے اور اس کی فوج نے شہید کیا۔ ابن عبدالوہاب نجدی ظالم باغی، طاغی، خونخوار، گمراہ، گمراہ گر، کافر، کافرگر، فاسق تھا۔ وہابی تھا۔ خبیث تھا۔ تمام مسلمانان دیار و امصار کو کافر جانتا تھا۔ مسلمانان اہلسنت کا مال لوٹنا واجب جانتا تھا۔

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد وہابی نے بھی ان باتوں کی تصریح کی ہے حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا علیہم السلام کو عام مردوں کی طرح مردہ سمجھتا تھا۔ سفر زیارت روضۂ اقدس کو زنا کی طرح حرام جانتا تھا۔ شفاعت سرکار رسالت کا منکر تھا۔ اور شان نبوت میں بہت گستاخ تھا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات بولتا تھا۔ اور خود کو حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل سمجھتا تھا۔ اور اپنے ہاتھ کی لکڑی لاٹھی چھڑی کو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بہتر بتاتا تھا۔ حضور اقدس سے توسل کو شرک بتاتا حرام و کفر ٹھہرانا ممنوع بتاتا۔ اکابر صوفیہ و مشائخ کے اقوال و افعال کو شرک اور مشرک بتاتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کو عرش پر اپنی طرح بیٹھا ہوا مانتا تھا۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے کو شرک کہتا تھا اور یَا نَبِیْ سَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلْ سَلَامُ عَلَیْکَ پڑھنے والوں کو مشرک کہتا تھا۔ اور دلائل شریف پڑھنا شرک بتاتا۔ قصیدۂ بردہ شریف پڑھنا شرک کہتا تھا۔ اور روضۂ اقدس کے قریب بھی درود و سلام پڑھنے کو بدعت بتاتا تھا۔ اور علم احکام کے سوا علوم نبویہ کا منکر تھا۔ اور نفس ذکر ولادت حضور سرورِ انبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو قبیح و بدعت و حرام بتاتا تھا۔ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ پر ظلماً غلبہ کیا۔ وہاں ہزاروں کو تہ تیغ کیا اور ہزاروں پر ظلم و ستم ڈھائے۔ سنی مسلمانوں کو خانماں برباد کیا۔ اور تقلید شخصی کو شرک کہتا تھا۔ مقلدین ائمۂ اربعہ حنفیوں

شافعیوں مالکیوں حنبلیوں کومشرک کہتا تھا۔اوراماموں کوگالیاں دیتا تھا۔وغیرہ وغیرہ۔شیخ دیوبند نے جان بوجھ کرخوب پرکھ کر یہ سب لکھا۔پوری ذمہ داری سے لکھا۔پھر شیخ دیوبنداورصدر جمعیۃ اور مدرسہ دیوبند کے صدر مدرسین کی حیثیت سے حسین احمد کے مقابل ابوالحسن ندوی ومسعود عالم ندوی وسلیمان ندوی اور پروفیسر فیروزالدین جیسے اصاغرچھٹ بھیّوں پچھلگوؤں کی اس بیان کے خلاف کوئی بات کب سننے اور کان دھرنے کے قابل ہے اورصدر کی بات صدرالکلام کی حیثیت رکھتی۔ ہےلہٰذااس بیان کے خلاف منہ نہ کھولنے والے ابوالحسن ندوی ومسعود عالم ندوی و فسادی مُلاّ بہرائچی وپروفیسرفیروزالدین کوہی جھوٹا کذاب بطّال کہاجائے گا۔اورہندی کی مشہور مثل ہے۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

تو جناب غورفرمائیں کہ شیخ دیوبندنجدیوں میں پلے نجدیوں میں بڑھے نجدیوں میں کھیلےکودے نجدیوں کی صحبت میں رہے۔لہٰذا خوب جانچ پڑتال کرکے بڑی سمجھ بوجھ کے بعد انہوں نے یہ بیان دیا اورکئی باراس کو چھپوایا۔اوراس سے زیادہ اعتبار کی بات تو یہ ہے کہ شیخ دیوبندوصدر جمعیۃ خودابن عبدالوہاب نجدی وہابی کا پیرواس کا ہم مذہب و ہم عقیدہ ہے جس کا بیان آئے گااس لحاظ سےصدر جمعیۃ علمائے ہنددہلی کی بہت وزنی اورلائق اعتنا ہے۔اورابوالحسن ومسعود عالم وفسادی ملاّ وفیروزالدین کی باتیں جھوٹی ہیں۔بےثبوت ہیں۔ناقابل اعتبار ہیں چارسوبیس ہیں۔مکاری وفریب کاری۔دھوکہ بازی ہے۔ہرگز ماننے کے قابل نہیں۔کیوں کہ اگران چھٹ بھیّوں کوسچا مانا گیاتو شیخ دیوبندکوجھوٹا،فریبی،مکار،عیار،جعلساز،دھوکہ باز مانناور صدر جمعیۃ کوکذاب دجال وبطال ماننا پڑے گا۔اوریہ چندوجوہ سے باطل ومردود ہے۔

اولاً: شیخ دیوبندوصدر جمعیۃ کی عزت کالحاظ ضروری ہے۔

ثانیاً: شیخ دیوبند نے نجدیوں کی صحبت پائی ہے۔

ثالثاً: شیخ دیوبندکی کذابی ودجالی معلوم ہوتے ہی مدرسۂ دیوبنداوراس کا جھوٹاپروپیگنڈا سب کچھ خطرے میں ہوگا۔

رابعاً: سارے دیوبندیوں ندویوں کفوریوں الیاسی تبلیغیوں کی قلعی اترجائے گی۔

خامساً: صدر جمعیۃ علمائے ہندکوجھوٹا،دھوکہ باز،فریبی،مفتری مانتے ہی جمعیۃ علمائے

ہند جھوٹی، مکار، عیار ثابت ہوگی۔ اور اس کے باطل پروپیگنڈے کا نقاب تار تار ہو جائے گا۔

سادساً: شیخ دیوبند وصدر جمعیۃ خود بھی ابن عبدالوہاب کا پس رو وہم مذہب ہے لہٰذا اس کی بات قابل اعتبار ہے۔

سابعاً: کتاب الشہاب الثاقب کو غلط و باطل اور جھوٹا ماننا پڑے گا۔ اور اس کا اعلان بھی کرنا ضروری ہوگا۔

ثامناً: الشہاب الثاقب کے بطلان اور جھوٹ کا اعلان کرتے ہی سارے کے سارے وہابی دیوبندی ندوی کفوری نام نہاد تبلیغی مودودی اکابر واصاغر چھوٹے بڑے جھوٹے کذاب دجال بطال ثابت ہوں گے۔

تاسعاً: صدر جمعیۃ نے جن مبارک فتوؤں سے بچنے کے لئے یہ افتراء پردازی وعیاری ومکاری کی کتاب گڑھی ہے وہ فتاوائے مبارکہ (حسام الحرمین وفتاوی الحرمین) حق ثابت ہوں گے۔

عاشراً: دیوبندیوں ندویوں کفوریوں طبلیوں مودودیوں پرسب سے بڑی مصیبت یہ ٹوٹے گی کہ طواغیت دیوبندیہ تھانوی و گنگوہی وانبیٹھی ونانوتوی کافر ومرتد ثابت ہوں گے اور ان کے کافر ومرتد ثابت ہوتے ہی سارے دیوبندی ندوی کفوری تبلیغی مودودی ثابت ہوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اگر واقعی حسین احمد صدر جمعیۃ وشیخ دیوبند کو جھوٹا اور الشہاب الثاقب کو غلط و باطل ماننا ہے تو بہتر ہے۔ مبارک ہے۔ جلد از جلد عبدالشکور کاکوروی ایڈیٹر ''النجم'' وطیّب جی مہتمم دیوبند وحفظ الرحمٰن ناظم جمعیۃ واحمد سعید واحتشام الحق وظفر احمد تھانوی ووکلاء ثلاثہ تھانوی (۱) منظور سنبھلی (۲) اسمٰعیل سنبھلی (۳) ابوالوفا شاہجہانپوری وغیرہم ذمہ داران دیوبندیہ وہابیہ جلد از جلد اعلان دیں اور حسین احمد کو جھوٹا کذاب لکھیں اور عبارات حفظ الایمان صفحہ ۷، ۸، ر وبراہین قاطعہ صفحہ ۵۱ وفتاوائے گنگوہی دستخطی ومہری و تحذیر الناس صفحہ ۳، ۱۴، ۲۸ر کو کفریات قطعیہ یقینیہ مانیں اور یہ کہ ان کے مصنفین تھانوی وگنگوہی وانبیٹھی ونانوتوی کافر مرتد ہوئے۔ اور یہ اعلان بار بار چھپوائیں شائع کرائیں تب شاید ابن عبدالوہاب کی وہابیت اور خونخواری اور ظلم وستم ولوٹ مار، قتل مسلمین وتکفیر مسلمین واستحلال دم مسلمین وتحصیل مال مسلمین کے داغ شاید دھل سکیں۔ ورنہ اس کے بعد بھی دھلنے کی امید ہرگز نہیں کیوں کہ ثبوت اور گواہ ایسے ایسے ہیں جنہیں ماننا ہی پڑتا

ہے۔ ان کی گواہیاں آگے آتی ہیں اور ان کے مقابل ابوالحسن ندوی و مسعود عالم ندوی و فیرو زالدین وغیرہم کو جھوٹا، فریبی ماننا ہی پڑتا ہے۔

اب حسین احمد کے بیان کی بنا پر ابن عبدالوہاب پر احکام سنیئے ۔قرآن عظیم فرماتا ہے۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَجَهَنَّمَ خَالِدًافِیْهَاط ذَالِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُo

کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

(سورۂ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۶۳)

اور قرآن مجید فرماتا ہے۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ کُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُ وْنَo

(سورۂ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۶۵)

یعنی اے محبوب تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔

اور ارشاد فرماتا ہے۔

لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ط

یعنی بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(سورۂ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۶۶)

ان آیتوں کے حکم سے ابن عبدالوہاب نجدی اور اسکے پیر وعقائد مذکورہ بالا کی وجہ کافر۔ اسلام سے خارج اور جہنم کے حقدار اور بڑی رسوائی کے مستحق ہوئے فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْه اور فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ o

(سورۂ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۶۱)

جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَاقَالُوْا ط وَلَقَدْ	قسمیں کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں
قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا	کہا حالانکہ یقیناً ضرور انھوں نے
بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ o	کفری کلمہ کہا اور وہ کافر ہو گئے اپنے
(سورۂ توبہ پارہ ۱۰ آیت ۷۴)	اسلام کے بعد۔

مَعَاذَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن۔

ابن عبدالوہاب نجدی اور تمام وہابیوں دیوبندیوں ندویوں کفوریوں تبلیغیوں مودودیوں کے بڑے امام ومقتدا ابن تیمیہ نے الصارم المسلول صفحہ ۵۱۹ میں لکھا کہ ولھٰذا قال سبحانه و تعالیٰ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْ تُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ولم يقل قدكذ بتم فى قولكم اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ فلم يكذ بهم فى هذا العذربل بين اللّٰه كفروا بعد ايما نهم بهذا الخوض واللعب ۔ اوراسی میں صفحہ ۵۲۷ میں ابن تیمیہ نے لکھا وقال اصحابنا التعريض بسب اللّٰه وسب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ردة وهو موجب للقتل كالتصريح ۔ خدا ورسول کی توہین وتنقیص واشارے کنائے میں ارتداد ہے ۔ اور یہی ابن تیمیہ الصارم المسلول صفحہ ۵۲۹ میں لکھتا ہے ۔ من قال فعل اللّٰه برسوله كذا وكذا وقال اردت به العقرب والعياذ باللّٰه تعالىٰ لايقبل یعنی جس نے کہا اللہ نے اپنے رسول سے ایسا ایسا کیا یا اللہ کے رسول اللہ نے کاٹ لیا۔ اور تاویل کی کہ میں نے لفظ رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا تو یہ تاویل قبول نہیں وہ مرتد ہے۔ حسین احمد اجودھیا باشی کے تحریر کردہ عقائد کی بنا پر ابن عبدالوہاب ضرور محادد خدا ومحادد رسول وموذی رسول وخارج اسلام وکافر وجہنمی ومستحق لعنت وعذاب الیم کا حقدار ہوا۔ معاذ اللہ۔

اور کوئی دیوبندی و وہابی وندوی وکفوری وطبلی ومودودی اس بیان کو غلط و باطل وکذب و دجل بھی نہیں لکھ سکتا۔ ایسی حالت میں ابن عبدالوہاب حکم شریعت مطہرہ سے کیوں کر بچ سکتا ہے ۔ ندوی صاحب ہائے وائے رونے دھونے سینہ کوبی میں لگ گئے مگر ابن عبدالوہاب کو سنی مسلمان نہ بنا سکے اپنی افترائی تصانیف میں جھوٹ کے خوب جی بھر کے پھنکے لگائے جس کے نتیجہ میں دروغ گو را حافظہ نباشد کے مظاہرے بھی کرائے لیکن نہ ابن عبدالوہاب کی وہابیت وخونخواری و خونریزی ولوٹ مار وکفر بازی ومشرک سازی کو نہ دھو سکے اور سید احمد تکیوی کی برٹش غلامی اور

انگریز کا معاہد ہونا نواب امیر خان کو شیشہ میں اتار کر برٹش کا طرفدار بنانا اور انگریزوں کی حمایت میں سکھوں اور سرحدی قبائلی مسلمانوں سے جنگ کرنا مسلمانوں پر ارتداد کے فتوے دے کر ان پر جہاد کرنا مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا مسلمانوں کی طاقت کو کمزور کرنا اور انگریزوں کو قوت پہنچانا انگریزی علاقہ سے سید احمد کے لشکریوں کا جانا انگریزی علاقہ سے لشکریوں کے لئے روپیہ، غلہ، کپڑا وغیرہ وغیرہ جانا جہاد کے وعظ انگریز حکام کی اجازت سے ہونا اور لارڈ ہسپٹنگ سے عہد و پیمان کرنا اور الہاموں کی لین لگی تو مرزا قادیانی کی طرح الہاموں کی اشاعت کرانے لگے۔ اور انگریزوں سے جہاد کرنا ان پڑھ امیر نے ممنوع بتایا انگریزوں کے دوسرے غلام ایجنٹ پٹھوا سمٰعیل دہلوی نے برٹش سے یارانہ منایا۔ مسلمانوں کو برطانیہ کی غلامی کا راگ سنایا۔ سید احمد کو بے پڑھا ہونے کی وجہ سے مماثل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بتایا۔ سنی مسلمانوں کو مشرک بنایا۔ اور برٹش کے بل بوتے پر نہ معلوم کیا کیا کفریات لکھے اور شائع کرائے۔ اسکی صفائی ندوی صاحب نہ کرا سکے اور نہ کرا سکیں۔ بہرحال شیخ دیوبند کی ذمہ دارانہ تحریر سے ابن عبدالوہاب نجدی وہابی خبیث باغی قاتل مسلمین خونخوار لٹیرا فاسق کافر ہوا۔

شیخ دیوبند کے معتبر گواہ کی گواہی

یہ دیکھئے ترجمان وہابیہ مطبوعہ مفید عام آگرہ ۱۳۰۰ھ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی وہابی غیر مقلد وہابی گر کی چند عبارات بھی پیش کروں کہ شیخ دیوبند نے اس کا حوالہ دیا ہے اس کے صفحہ ۴۷ وصفحہ ۴۸ میں ہے کہ جب محمد بن عبدالوہاب نے اپنی دعوت وہابیت ظاہر کی قرامطہ ان سے بگڑے انھوں نے ابن سعود کے پاس جا کر پناہ لی ابن سعود نے ان کی دعوت قبول کی اور مدد پر کھڑا ہو گیا محمد بن عبدالوہاب نے وعدہ کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہو جائے گا۔ اور یہ معاملہ ۱۷۶۰ء کا ہے پھر ابن سعود نے عبدالوہاب کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کے قبیلہ کے بہت لوگوں نے محمد بن عبدالوہاب کی دعوت قبول کرنے میں اس کی موافقت کی اور دعوت وہابیہ ان کے بلاد میں پھیل گئی اور اس طرف کے بہت لوگ ان کے تابع ہو گئے''۔

اور ترجمان وہابیہ صفحہ ۴۸ میں ہے ''ابن سعود دعوت وہابیت پھیلاتا تھا اور باگ اختیار دین کی ابن عبدالوہاب کے ہاتھ میں دے رکھی تھی اور ملقب بلفظ امیر تھا''۔ بہ جبر و ظلم وہابیت

پھیلائی جاتی تھی۔

اور صفحہ ۴۹ میں ہے کہ ''اور وہابیت کے پھیلانے میں بہت کوشش کی۔ ہمیشہ لڑائیوں اور سخت سخت کاموں میں مشغول رہا''۔

اور اسی صفحہ ۴۹ میں ہے کہ ''اور سعید (حاکم مسقط) نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہ اقرار ٹھہرا کہ وہابیوں کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد میں مقرر رہے اور وہابی ان دنوں دیار بصرہ میں اور اس کے اطراف میں قبائل عرب کو لوٹتے تھے اور ۱۷۹۷ء تک ان کی یہی کیفیت رہی''۔

اور صفحہ ۵۰ میں ہے کہ ''پھر فتح حصار کے بعد عبدالعزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہاں جا کر خونریزی اور غارت کا بازار گرم کیا۔ اور امام حسین کے مزار کا سب سامان لوٹ والوں پر مباح کر دیا۔ وہاں کی آبادی اکثر ویراں ہوگئی۔

اور اسی صفحہ ۵۰ میں ہے کہ ''وہ اسی سال میں غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی۔ عبدالعزیز نے دوسرے سال ایک لشکر تیار کر کے طائف کو بھیجا اور انھوں نے وہاں قتل و قمع کے بعد فتح پائی اور کربلا کی طرح وہاں بھی قتل عام کیا اور اموال ان کے لوٹ لئے اور اسی سال قنفذہ کو جو سات دن راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے فتح کیا اور ۱۸۰۴ء میں عبدالعزیز نے ایک لشکر وہابیوں کا تیار کر کے اپنے بیٹے سعود کو اس کا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظّمہ کو روانہ کیا وہ لشکر مکہ میں پہنچا اس نے اہل مکہ کو زیروزبر کر کے تین مہینہ تک اس کے حصار کا محاصرہ کیا''۔

اور صفحہ ۵۱ میں ہے کہ ''وہاں کے سرداروں اور شریفوں کو قتل کیا۔ اور کعبہ کو برہنہ کر دیا اور دعوت وہابیت قبول کرنے کو لوگوں پر جبر کیا پھر وہاں سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اس کا گیارہ روز محاصرہ کیا غالب شریف نے اسکی اطاعت قبول کر کے بہت سے اموال بطریق تحفہ اس کو پیشکش کئے''۔

اور صفحہ ۵۲ میں ہے کہ ''بنی حرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور ان کے شہروں میں اس نے بہت خونریزی کی''۔

اور اسی ترجمان وہابیہ صفحہ ۵۲ و صفحہ ۵۳ میں ہے کہ ''پھر مدینہ منورہ میں گیا اور وہاں کے لوگوں پر جزیہ باندھا۔ اور مزار مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کر دیا۔ اور اس کے خزائن اور دفائن میں سے سب لوٹ کر درعیہ لے گیا۔ بعضوں نے کہا کہ ساٹھ اونٹوں پر بار کر کے خزانہ

لے گیا۔ اور ایسا ہی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات کے ساتھ پیش آیا اور مدینہ پر نمر بن شیخ بنی حرب کو حاکم کیا اور لوگوں کو دعوت وہابیہ کے قبول کرنے پر مجبور کیا۔ اور سعود نے قبہ مزار نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ڈھانے کا قصد کیا۔ مگر اس امر کا مرتکب نہ ہوا۔ اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیوں کے اور کوئی نہ کرے۔ اور عثمانیوں کو حج سے مانع ہوا۔ اور کئی برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے اور شام وعجم کے لوگوں کو حج نصیب نہ ہوا۔ اور ان کے خوف سے اکثر حجاج اپنے مقاصد پر فائز نہ ہو سکے۔ اور اواخر ۱۸۰۴ء میں سعود نے ابونقطہ کو جو عسیریوں کا شیخ تھا اپنے لشکر کے پیادوں کے ساتھ صنعاء و یمن کے شہروں میں بھیجا اور اس نے ان شہروں میں داخل ہو کر بہت خونریزی کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پھر اپنے شہروں میں لوٹ آیا۔ اور خمود صاحب صنعاء نے دعوت وہابیہ قبول کی کہ ان کے شر سے اپنے شہر کو بچاوے"۔

اور اسی کے صفحہ ۵۳ میں ہے کہ "پھر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بھیجے اور مابین النہرین انھوں نے بڑی خونریزی کی۔ اور بصرہ میں داخل ہوئے پھر اپنے غلام خزک کو صحرائے شام کی طرف روانہ کیا اور اس نے جا کر وہاں قتال کیا اور حلب تک ان کا تعاقب کیا اور بعض لشکری اس کے فرات کے پار اُترے اور وہاں کے ملکوں میں لوٹ مار اور قتل وقمع کی"۔

اور صفحہ ۵۴ میں ہے کہ "اور ۱۸۱۰ء میں سعود نے بلاد شام کی طرف چھ ہزار سوار لے کر ارادہ کیا اور اس میں پہنچ کر بڑی خونریزی کی اور ۴۵ شہروں کو وہاں کے خراب کیا یہاں تک کہ اس کے اور دمشق کے بیچ میں دو دن کی راہ رہ گئی"۔

اور اسی صفحہ ۵۴ میں ہے کہ "اور پھر اس کو خبر لگی کہ بعض سرداروں بلاد حالک کے اس کی اطاعت اور انقیاد سے انکار کیا اس نے اسی وقت اپنا کچھ لشکر اس جانب روانہ کیا اور اس نے ان کے شہروں میں داخل ہو کر لوٹ مار اور برباد کرنا شروع کر دیا اور بلد حبوۃ میں جبراً داخل ہو کر وہاں کے چھوٹے بڑوں کو تہ تیغ کیا اور وہاں دس ہزار آدمی تھے سو ان میں سے ایک بھی نہیں بچا اور امر وہابیت نے اس کے وقت میں خوب زور پکڑا"۔

اور ترجمان وہابیہ صفحہ ۵۷ میں ہے کہ "اور یہ گروہ (وہابی) ایک مرد تمیمی کی طرف منسوب ہے کہ اس کو محمد بن عبدالوہاب کہتے ہیں"۔

اور صفحہ ۵۸ میں ہے کہ "غرض سعود ابن عبدالوہاب سے متفق ہو گیا اور اس کی تعلیموں

کو پھیلانے لگا ۱۷۶۰ مسیحی میں''۔

اور اسی صفحہ ۵۸ میں ہے کہ ''اور یہ گروہ وہابیوں کا عراق میں غالب ہوگیا اور مسجد علی پر انھوں نے غلبہ کیا اور اس کو ویران کر دیا''۔

اور ترجمان وہابیہ صفحہ ۵۱ میں ہے کہ ''جو کارروائی ان لوگوں (وہابیوں) نے ملک عرب میں عموماً اور مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں خصوصاً کی اور جو تکلیف ان کے ہاتھوں سے ساکنان حجاز وحرمین شریفین کو پہنچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہندی وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ ومدینہ کے نہیں کیا اور اس طرح کی جرأت کسی شخص سے نہیں ہوسکتی''۔

اور ترجمان وہابیہ صفحہ ۵۹ میں ہے کہ ''اس سے زیادہ تحقیقات بھی ممکن نہیں ہے''۔

اور صفحہ ۵۷ میں ہے کہ ''جو تصنیف سیّد احمد شاہ رائے بریلوی (وہ بیچارے اَن پڑھ کودن جاہل تھے تو تصنیف کیا کریں گے) اور ان کے مریدوں کی ہے اس میں کہیں بھی ذکر وہابیوں کا نہیں ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے (یہ ندوی کی تحریرات کا کھلا ہوا ردّ بلیغ ہے) ایک کتاب ان کی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ میں اسی زمانہ میں طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اس زمانہ میں دہلی میرٹھ میں چھپی۔ اس میں مسائل درویشی ہیں۔ دوسری کتاب تقویۃ الایمان مؤلفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی ہے اس میں ذکر ردشرک وبدعت کا ہے کہیں وہابیوں کا اور مسئلۂ جہاد کا پتہ بھی نہیں۔ یہی حال کتاب راہِ سنت اور ہدایت المومنین کا ہے''۔

اور صفحہ ۴۵ میں وہابیوں کی کتابیں یوں گنائیں ''جیسے تقویۃ الایمان۔ نصیحۃ المسلمین۔ کتاب التوحید۔ اقتضاء۔ صراط مستقیم وغیرہا ان میں مسئلۂ جہاد کا اَتا پَتا بھی نہیں''۔

اور صفحہ ۸۶ میں ہے کہ ''لفظ وہابی۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے وقت سے نکلا ہے''۔

اور صفحہ ۹۲ میں ہے ''ثانیاً لقب وخطاب وہابیت سے ظاہر ہے کہ اصل وہابی وہی لوگ ہیں جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہیں جس نے ۱۲۱۲ھ میں نشان مخالفت کا ملک نجد عرب میں قائم کیا تھا۔ اور خود یہ ایک عرب جنگجو تھا۔ اس کے جو لوگ مقلد ہیں وہی وہابی مشہور ہیں''۔

اور صفحہ ۸۸ میں ہے کہ ''سعود نجدی کی لڑائی بوہروں اور عرب کے بدووں سے تھی کسی ہندو راجہ یا سرکار انگریزی سے نہ تھی نام کے مسلمانوں سے تھی''۔ یہاں وہابیوں کے محدث ومفسر نواب نے وہابیوں کے ہم مذہب ہونے کا حق ادا کر دیا ہے کہ وہابیوں کی لڑائی سرکار انگریزی

سے نہ تھی نہ ہے کیونکہ انگریز کے تو غلام اور پٹھو ہیں پھر بھلا اپنے آقا سرکار انگریز سے جنگ کیو ں کر کریں بلکہ انگریز کی حمایت میں سرحد کے مسلمانوں سے لڑنے گئے۔

اور ترجمان وہابیہ صفحہ ۸۸ میں ہے کہ "اور وہ (ابن عبدالوہاب) سارے جہان کے مسلمانوں کو کافر سمجھ کر خون کرنا اور لوٹنا خلق کا اچھا جانتا تھا"۔

اور ترجمان وہابیہ صفحہ ۸۰ میں ہے کہ "اور جو ہندوستان میں زبردستی وہابی نام سے بدنام کئے گئے ہیں مثل سید احمد شاہ رائے بریلوی اور ان کے طریقے کے لوگ انھوںؒ نے تو کبھی نام بھی جہاد کا گورنمنٹ سے ہندوستان کی سرحد میں نہیں لیا"۔ اسی کو کہتے ہیں حق وہ ہے جو سر چڑھ کے بولے۔ ہم اہل سنت بھی یہی کہتے ہیں کہ سید احمد انگریز کا معاہد و غلام تھا۔ اس نے برٹش حکومت کو مضبوط کرنے کے منصوبے باندھے اور اسمٰعیل دہلوی کو بھی برطانیہ کا ایجنٹ بنا کر سرحد پر انگریزوں کا قبضہ کرانے کیلئے قبائلی مسلمانوں پر نام نہاد جہاد کیا اور مسلمانوں کو قتل کیا مسلمانوں کو لوٹا مسلمانوں کو مرتد بتایا ان کا خون بہانا حلال ٹھہرایا اور مسلمانوں کو انگریزوں پر بھینٹ چڑھایا۔

شیخ دیوبند کے معتبر کے نزدیک ابن عبدالوہاب کون تھے

وہ ذوالخویصرہ تمیمی کی اولاد میں تھا۔ تمام جہان کے مسلمانوں کو کافر مشرک سمجھتا تھا۔ مسلمانوں کا قتل حلال جانتا تھا۔ مسلمانوں کا مال لوٹنا حلال سمجھتا تھا۔ مکہ معظّمہ میں قتال کیا۔ وہاں ظلم و جبر کیا لوٹا۔ خانۂ کعبہ کو برہنہ کیا۔ مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو بے خطا قتل کیا۔ انھیں لوٹا۔ اور روضۂ اقدس نبوی کو برہنہ کیا۔ وہاں کا خزانہ لوٹا۔ اور مسجد علی کو لوٹا۔ مسجد علی کو ویران کیا۔ کربلا معلیٰ پر چڑھائی کی۔ وہاں قتل قتال کیا۔ وہاں کا مال لوٹا۔ مسلمانوں کے شہروں پر چڑھائی کی۔ مسلمانوں کو جگہ جگہ قتل کیا۔ لوٹا۔ شہر بدر کیا۔ ابن عبدالوہاب وہابی تھا۔ خونخوار تھا۔ کافر گر تھا۔ ظالم تھا۔ جابر تھا۔ زبردستی مسلمانوں کو وہابی بناتا تھا۔ اس کے ماننے والے وہابی ہیں۔ وہابیوں کی یہ کتابیں ہیں تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم اور نصیحۃ المسلمین اور راہ سنت اور ہدایۃ المومنین اور کتاب التوحید اور اقتضاء وغیرہم۔ ان کتابوں کو جو اچھا جانے وہ وہابی ہے۔ ابن عبدالوہاب مسلمانوں کو قتل کرنا اچھا جانتا تھا۔ ابن عبدالوہاب مسلمانوں کو لوٹنا حلال و مباح جانتا تھا۔ اور حد یہ کہ مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو جو اسکے قتل سے بچے اور وہابی نہ بنے انھیں ایسا کافر مشرک سمجھتا تھا

کہ ان پر جزیہ مقرر کیا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ ان عقائد کفریہ کی بنا پر کیا ابن عبدالوہاب کافر نہ ہوگا؟ مرتد نہ ہوگا؟ کیا شریعت مطہرہ کے احکام سے بچ جائے گا؟ وہ تو خود اپنے امام ابن تیمیہ کے وقتوں سے کافر و مرتد ہوگا۔ ندویو! وہابیو! دیوبندیو! کفوریو! مودودیو! طبلیو! روؤنہیں۔ منہ نہ بسورو تمھارے نجدی پیشوا کا پردہ تمھارے معتبروں، مستندوں نے چاک کر دیا۔ اس کے کفریات کا پتہ دیدیا۔ اور چھپوا کر بار بار شائع کرادیا۔ اب اس کا کفر چھپ نہیں سکتا۔ ابن عبدالوہاب نے انگریزوں سے جنگ نہیں کی۔ ابن عبدالوہاب نے کسی کافر سے کسی مشرک سے جنگ نہیں کی وہ ہمیشہ مسلمانوں کو قتل کرتا اور مسلمانوں کو لوٹتا رہا۔ اور مسلمانوں کے قتل کو پسند کرتا رہا۔ شیخ دیوبند کے معتبر کے بھی باعتبار اعداد وہابی۔ ۲۴۔ اقوال حاضر ہیں اور صفحات کے حوالے سے ہیں۔ اور انھیں میں یہ ہے کہ سید احمد اور ان کے چیلوں کو وہابی کہا جاتا ہے اور سید احمد اور اسمٰعیل دہلوی نے انگریزوں پر جہاد نہیں کیا۔ انگریزوں پر کوئی جہاد کا فتویٰ نہیں۔ انگریزوں پر جہاد کی کوئی تحریر ان کی کتابوں تقویۃ الایمان وصراط مستقیم و نصیحۃ المسلمین میں نہیں۔ سید احمد و اسمٰعیل دہلوی انگریزوں کے حامی تھے۔ ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنے کی کوئی تحریر و تقریر سید احمد و اسمٰعیل کی نہیں۔ بلکہ ان دونوں نے ہندوستان میں انگریزوں کے قدم جمائے۔ برٹش حکومت کو مضبوط کیا۔ خود معاہد بنے اور نواب امیر خان کو شیشہ میں اتار کر برٹش کا معاہد بنایا۔ اور برطانیہ کے آلۂ کار و خدمتگار بنے۔ ہندوستان کے بہادروں اور منچلوں کو جہاد کا بھڑ ادے کر سکھوں اور سرحدیوں سے ان کا خون کرایا۔ اور ان کے ہاتھوں سرحدیوں کا خون بہایا۔ اور انگریزوں کا ہر طرح فائدہ کرایا کہ ہندوستان کے جو شیلے تلؤ رئیے جہاد کے نام پر وہاں جا کر ختم ہوئے۔ ادھر سرحدی قتل بھی ہوئے۔ کمزور بھی ہوئے اور ان میں پھوٹ ڈال دی۔ بہر حال یہ گواہیاں شیخ دیوبند و صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی اور نواب بھوپالی کی موجود ہیں۔ ناظرین و سامعین بانصاف غور فرمائیں کہ ابن عبدالوہاب کتنا بدترین۔ کیسا ظالم۔ باغی۔ خارجی۔ خونخوار۔ لٹیرا۔ کافر گر۔ مشرک ساز۔ بدمذہب ثابت ہوا اور گواہیاں دینے والے وہابیوں دیوبندیوں ندویوں کفوریوں مودودیوں طبلیوں کے بڑے بڑے معتبر ہیں۔

شیخ دیو بند کے معتبر کی گواہی ملاحظہ ہو

یہ ہیں نواب بھوپال کے معتبر و مستند قاضی شوکانی جس کا نام ندوی نے اپنی تحریر میں یوں لکھا ہے کہ "یمن کے نامور عالم اور محقق قاضی محمد بن علی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ"۔ اب سنئے ندوی وبھوپالی کا پیشوا نامور عالم اور محقق کیا تحقیق پیش کرتا ہے۔ وہ اپنی کتاب البدر الطالع میں لکھتا ہے کہ ولکنهم یرون ان من لم یکن داخلا تحت دولة صاحب نجد و ممتثلا لا وامرہ خارج عن الاسلام و تبلغ عنهم اشیاء یعنی ابن عبدالوہاب نجدی اور اسکے پیروؤں وہابیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جو مسلمان نجدی حکومت کا ماتحت نہیں وہ کافر ہے اور جو اس کو امیر نہ مانے وہ کافر اسلام سے خارج ہے اور بہت سے ان کے گندے کفری عقیدے مشہور ہیں ۔ قاضی شوکانی کا بیان بھی یہی ہوا کہ ابن عبدالوہاب نجدی وہابی تھا وہ اور سارے وہابی تمام مسلمانوں کو کافر ومشرک جانتے ہیں ۔تو مسلمانوں کو کافر ومشرک سمجھ کر ابن عبدالوہاب بحکم شرع مطہر کافر نہ ہوگا؟ بھلا قاضی شوکانی وصدر جمعیۃ وشیخ دیو بند جیسوں کی گواہی اور قنوجی بھوپالی جیسے محدث کی زبانی بے دلیل و بے ثبوت باطل اور جھوٹ اور چودھویں کے نو پیدا کی تکڑم بازی درست یہ کہاں کی دانائی و عقلمندی ہے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ قاضی شوکانی ۱۲۵۰ھ میں مرا اور یمن کا قاضی رہا۔ اور ابن عبدالوہاب ۱۲۰۶ھ میں مرا۔ اور پٹنہ کی بہ نسبت نجد سے یمن قریب بھی ہے تو قاضی شوکانی کو ابن عبدالوہاب نجدی سے قرب مکانی وقرب زمانی دونوں حاصل اور اس نے ۱۲۵۰ھ سے پہلے ورنہ ۱۲۵۰ھ میں تو یقیناً یہ کتاب تصنیف کی تو ۱۲۵۰ھ میں قرب مکانی وقرب زمانی والے کی گواہی تو غلط و باطل اور جھوٹ ہو جائے اور ۱۳۶۱ھ میں پٹنہ میں بیٹھ کر ایک ندوی بے ثبوت محض ہٹ دھرمی ودھاندلی سے کچھ لکھ دے وہ کیونکر سچا ہوسکتا ہے۔ پھر یہ قاضی شوکانی مرثیہ خواں بھی تو ہے۔ شیخ نجدی کے مرنے پر اس نے مرثیہ لکھا ایسا چاہنے والا وہی لکھے گا جو واقعہ ہے اور لکھ دیا اب جو اس کو جھٹلائے وہ ثبوت دے دلیل لائے ۔ پھر اگر قاضی شوکانی کذّاب اور جھوٹا ہے تو اس کی اور کتابیں بھی جھوٹی ہوئیں ۔ اور اس کو پیشوا ماننے والے باطل پرست جھوٹے ہوئے ۔ اور قنوجی محدث پر بھی وہی فتویٰ ہے۔ اور پھر شیخ دیو بند وصدر جمعیۃ پر بھی وہی حکم جاری ہوگا۔

مدرسۂ دیوبند کے شیخ الحدیث وصدر مدرسین کی گواہی

یہ دیکھئے مدرسۂ دیوبند کے صدر مدرسین و شیخ الحدیث جناب مولوی انورشاہ کشمیری نے مقدمہ فیض الباری میں صاف صاف لکھا ہے کہ اما محمد بن عبدالوھاب النجدی فانه کان رجلا بلیدا قلیل العلم فکان یشارع الی الحکم بالکفر۔ یعنی اورمحمد بن عبدالوہاب نجدی ایک بیوقوف ناسمجھ اور کم علم آدمی تھا اور اسی وجہ سے اس کو کفر کا حکم لگانے کافر بنانے میں کچھ پس و پیش نہ تھا۔ یعنی مسلمانوں کو بے وجہ کافر بتاتا تھا اور بے سبب کافر بتا کر مسلمانوں کو قتل کرنا ان کا خون بہانا ان کے اموال لوٹنا جائز ٹھہراتا تھا۔ اب فرمایئے کہ دیوبند کے معتبر و مستند صدرِ مدرسین و شیخ الحدیث ومحمود حسن کا جانشین کھلم کھلا لکھ گیا کہ ابن عبدالوہاب نجدی بیوقوف۔ گھامڑ۔ کم علم اور کافر گر تھا۔ مسلمانوں کو بے ثبوت کافر کہتا تھا۔ اب اگر صدر مدرسین دیوبند کو سچا مانو تو نجدی کو کافر گر اور کافر مانو۔ اور اگر نجدی کو مسلمان اور اپنا پیشوا مانو تو انور شاہ اور سارے دیوبندی پارٹی کے چھوٹے بڑے مجرم۔ اور انور شاہ محمود حسن کا پہلا جانشین ہے یعنی اس شیخ دیوبند پر اسے افضلیت وفوقیت حاصل ہے۔ اور اکثر دیوبندی طلبہ انور شاہ کے شاگرد ہیں۔ بہر حال ابن عبدالوہاب کا کافر گر ہونا اتنا متواتر ہے کہ خود وہابی دیوبندی وہابی غیر مقلد بھی اس کو بیان کر رہے ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

اکابر واوساط وہابیہ دیوبندیہ کی اجماعی گواہی

ابن عبدالوہاب کی کفر بازی وشرک سازی اور اباحۂ قتل مسلمین وتحلیل اموال مومنین پر وہابیوں دیوبندیوں کا اجماعی فتویٰ بھی ہے اور وہ کئی بار چھپ کر شائع ہوا ہے۔ اور سارے کے سارے وہابیوں دیوبندیوں ندویوں کفوریوں نام نہاد تبلیغیوں مودودیوں کو اس افترائی بناوٹی جھوٹی گندی گھنونی کتاب پر بڑا گھمنڈ اور بہت ناز ہے۔ اس کتاب کا نام ہے ''المھند'' جسے سارے بہت چمک چمک کر اور بھانڈوں کی طرح مٹک مٹک کر دکھاتے ہیں۔ یہ کتاب مطبع قاسمی دیوبند میں طیب جی مہتمم دیوبند کے اہتمام سے چھپی۔ یہ دیوبندیوں کا اجماعی واتفاقی فتویٰ ہے۔ جس کا مفصل ومبسوط و مدلل جواب حضرت اخی المکرّم شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰحضرت امام

المناظرین غیظ المنافقین مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ الحاج علامہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دامت برکاتہم العالیہ نے لکھا اور جھوٹے دیو بندیوں کا جھوٹ ظاہر فرمایا اور مدت ہوئی رادالمھند کے نام سے یہ جواب چھپ کر شائع ہوا اور بفضلہٖ تعالیٰ لاجواب رہا۔

اسی المھند کے صفحہ ۱۹ میں ہے کہ ''ہمارے نزدیک ان (ابن عبدالوہاب نجدی) کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے۔ وہ خوارج کی ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔ اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ابن عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انھوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ ابن عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلۂ مشائخ میں نہیں ہے۔ نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کا حلال سمجھنا سو یا ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی تاویل سے جو شرعاً جائز نہیں ہے تو فسق ہے۔ اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے''۔

صفحہ ۱۹ و ۲۰۔ المھند پر خلیل احمد انبیٹھی اور اشرفعلی تھانوی و محمود حسن دیوبندی و عبدالرحیم رائے پوری و عاشق الٰہی میرٹھی و ثنائی عن الاسلام کفایت اللہ شاہجہاں پوری و احمد بن نانوتوی و کفایت اللہ گنگوہی و سہول وغیرہم موافق اعداد وہابی پورے ۲۴ دیو بندیوں کے دستخط ہیں مطلب یہ کہ ان سب کو تسلیم ہے کہ ابن عبدالوہاب نجدی وہابی تھا۔ خارجی تھا۔ باغی تھا۔ مسلمانوں کا قاتل

تھا۔ علمائے اہل سنت کا قاتل تھا۔ ظالم تھا۔ خونخوار تھا۔ فاسق وفاجر تھا۔ مسلمانوں کے اموال لوٹتا تھا۔ اور مسلمانوں کا خون بہانا حلال جانتا تھا۔ مسلمانوں کو کافر ومشرک بتاتا تھا۔ سنی مسلمانوں کی عورتوں کو قید کرتا تھا۔ انھیں بے عزت کرتا تھا۔ اور یہ سب حلال سمجھ کر کرتا تھا۔ اور زبردستی سنی مسلمانوں کو وہابی بناتا تھا۔ وہ اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر سمجھتا تھا۔ بیوقوف تھا۔ کم فہم تھا۔ جاہل تھا۔ کم علم تھا۔ خبیث تھا۔ یعنی ابن عبدالوہاب کے اندران صفات قبیحہ رذیلہ کے ہونے پر دیوبندی مولویوں کا اجماع منعقد ہو چکا۔ اب ندویوں اور کفوریوں دیوبندیوں مودودیوں پر قیامت کبریٰ قائم ہوگئی کہ سارے دیوبندی کنبہ کو جھوٹا کذاب دجال فریبی دھوکہ باز لکھنا اور ماننا اپنے عقائد کفریہ ومقاصد فاسدہ کاسدہ اور اپنے باطل مذہب کے غلط وباطل ہونے کا اقرار دینا ہے جو ان کے قبضہ سے باہر ہے۔ اور دیوبندی یہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ کَذَالِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ٥

وہابی غیر مقلدوں ہندیوں اور نجدیوں کی گواہی

یہ دیکھئے نجدیوں کی کتاب **الهدية السنيه** کا اردو ترجمہ **تحفۂ وهابيه** مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر جس پر چھپا ہوا ہے کہ ”بحکم جلالۃ الملک امام عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود ملک الحجاز ونجد وملحقاتہا“۔ مترجمۂ اسمٰعیل غزنوی یکم جنوری ۱۹۲۷ء اس کے صفحہ ۳ میں ایک عنوان ہے ”وہابی تحریک“ اور ایک عنوان اسی صفحہ ۳ میں ہے ”وہابی تحریک کی بدنامی کے اسباب“ اور صفحہ ۱۰ میں عنوان ہے ”وہابیوں کے قتل کے اسباب“ یہ عنوانات بتارہے ہیں کہ وہابی دنیا میں ہیں۔ وہابی تحریک کوئی بلا ہے اور ضرور ہے۔

اور تحفۂ وہابیہ صفحہ ۱۰ میں ہے کہ ”ہم صرف ان ہی لوگوں کے لئے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں جو توحید کے منکر اور مشرکانہ افعال کے مرتکب ہوتے ہیں“۔ یعنی یارسول اللہ کہنے والے نیاز فاتحہ کرنے والے اس کے نزدیک سب مشرک ہیں۔

تحفۂ وہابیہ صفحہ ۴۱ میں ہے کہ ”جو شخص خدا کے سامنے اور غیروں کے سامنے بھی جھکے وہ یقیناً مشرک ہے“۔

اور تحفۂ وہابیہ صفحہ ۴۶ میں ہے کہ ”شیخ محمد بن عبدالوہاب نے فرمایا کہ اسی قسم کے

مشرکین جو اولیاء اور صلحا کی عبادت کرتے ہیں ہم ان کے مشرک ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اور انھیں کافر سمجھتے ہیں'' اور اسی صفحہ ۴۶ میں ہے کہ ''امام موصوف نے یہ بھی کہا کہ صرف کلمۂ شہادت کے پڑھ لینے سے اور بغیر اس کے معنی جانے اور اس پر عمل کئے کے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا''۔ یعنی جس غیر مسلم نے تصدیق قلبی کے ساتھ کلمہ پڑھا وہ وہابی کے نزدیک کافر ہی ہے۔

اور صفحہ ۴۸ میں ہے کہ ''قبر پرستوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ قیامت کے متعلق ایمان رکھتے ہیں یہ صرف عوام کی آنکھ میں خاک جھونکنا ہے اور ان کے شرک کو رواج دینے کے لئے ایک عیارانہ کوشش ہے''۔

اور تحفۂ وہابیہ صفحہ ۵۹ میں ہے کہ ''جو کوئی یا رسول اللہ۔ یا ابن عباس۔ یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اسکی دہائی دے اور اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں۔ مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد کا طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگر چہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئے گی۔ گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔ اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے''۔

سنی بھائی دیکھیں کہ ابن عبدالوہاب کس طرح بے ثبوت و بے دلیل کافر و مشرک بنا رہا ہے اور سنی مسلمانوں کا خون بہانا جائز اور ان کا مال لوٹنا مباح بتا رہا ہے اور قابل غور یہ ہے کہ سنی مسلمان کا اگر چہ عقیدہ یہ ہو کہ فاعل حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے جب بھی وہابی دھرم میں مشرک ہے۔ معاذ اللہ۔ یہ کیسی کھلی ہوئی ہٹ دھرمی ہے۔ اور کتنا شدید ظلم ہے۔ اور کافر گری و مشرک سازی ہے اور یہ انور شاہ کے بیوقوف، کم عقل ناسمجھ و کم علم لکھنے کا ثبوت ہے کہ امام وہابیۂ نجد و ہند کو حقیقت اور مجاز کا فرق بھی نہیں معلوم یا جان بوجھ کر مشرک سازی کے شوق میں بیوقوف بنا۔

اور اسی صفحہ ۵۹ میں ہے کہ ''آج کل صالحین کی قبور پر جو گنبد اور قُبّے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں''۔ یہی کفری شرکی عقیدے اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں اور

خرمعلی نے نصیحۃ المسلمین میں لکھے ہیں۔

اور صفحہ ٦٧ میں ہے کہ ''بی بی خدیجہ کا قبہ یا مولد نبی کا قبہ یا دیگر بزرگوں کے قُبے جو گرائے گئے ہیں اس میں بھی ہمارا منشا صرف یہ ہے کہ لوگ شرک سے باز رہیں''۔ یعنی وہابیوں کے خدا کی قبر پر قبہ بنانا جائز ہے اور غیر خدا کی قبر پر قُبہ بنانا شرک ہے۔ معاذ اللہ۔

اور صفحہ ٦٧ میں ہے کہ ''جو کوئی یوں کہے یارسول اللہ میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور اس کا خون مباح ہوگا''۔

اور تحفۂ وہابیہ صفحہ ۵۹ میں ہے کہ ''ہم نے وہ تمام قبے اور تمام مقامات جن کی تعظیماً و اعتقاداً پرستش ہوتی تھی یا جن کی طرف لوگ نفع کی خواہش اور نقصان کے دفع کیلئے جاتے تھے منہدم کرادیئے۔ اور قبروں کے اوپر کے تمام قبے وغیرہ گروادیئے''۔

اور صفحہ ۱۱۰ میں ہے کہ ''مردوں کو پکارنا اور ان سے اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کا سوال کرنا شرک اکبر ہے''۔

اور اسی صفحہ ۱۱۰ میں ہے کہ ''بیشک مُردوں کو پکارنا اور ان سے سوال کرنا جلب فوائد اور کشف شدائد کیلئے شرک اکبر ہے''۔

اور تحفۂ وہابیہ صفحہ ۱۱۵ میں ہے کہ ''جس کسی نے غیر اللہ کو پکارا وہ غیر حاضر ہو یا میت۔ یا اس سے فریادرسی کی خواہش کی تو اس کے مشرک ہونے میں کوئی شک نہیں''۔ وہابیوں کے اس عقیدے میں ایک خصوصی جدّت یا بدعت ہے کہ ''وہ غیر حاضر ہو یا میت''۔ یعنی اگر کسی زندہ حاضر شخص کو پکارا جب بھی وہ شرک شرعی ہوگیا۔ کسی سنی مناظر کے مقابل وہابی، دیوبندی پولیس کے پاس گیا تو مشرک۔ خادم سے جوتا مانگا تو مشرک۔ گھر میں چور گھسے غیر اللہ کو پکارا تو مشرک۔ پیاس بجھانے کیلئے پانی کی خواہش کی تو مشرک۔ بھوک دفع کرنے کو روٹی کھانا مانگا تو مشرک۔ تنگدستی دور کرنے کو غیر اللہ سے مانگا تو مشرک۔ مدرسہ کی تباہ حالی دور کرنے کو چندہ مانگا تو مشرک۔ اور مشرک بشرک اکبر کہ ''اس کے مشرک ہونے میں کوئی شک نہیں''۔ یہ شرک تو سارے کے سارے وہابیوں۔ دیوبندیوں۔ ندویوں۔ کفوریوں۔ تبلیغیوں۔ مودودیوں کو لے ڈوبا۔ اور اس فتوے سے سارے مشرک بن کر جہنم کا ایندھن بن گئے۔

ذرا تقویۃ الایمان والے کی سنئے

یہ دیکھئے انگریز کے ایجنٹ اور غلام و فدائی اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ صفحہ ۸ میں ہے کہ ''خواہ یہ عقیدہ انبیاء واولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے خواہ امام وامام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے''۔ پھر اسی صفحہ ۸ میں چند سطر کے بعد لکھا کہ ''پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے''۔ اور اسی تقویۃ الایمان صفحہ ٦ میں ہے کہ ''یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے''۔ امام وہابیۂ ہند وایجنٹ برٹش اسمٰعیل دہلوی ابوجہل کے برابر مشرک بتائے یا اس سے بڑھ کر مگر اہل انصاف یہ غور فرمائیں کہ امام وہابیۂ نجد و ہند ابن عبدالوہاب نے اپنا عقیدہ یہ بتایا کہ ''اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی رب العزت ہے مگر پھر بھی وہ مسلمان مشرک ہیں۔ ان کا خون بہانا انھیں قتل کرنا حلال اور ان کے اموال لوٹنا مباح ہے''۔ اور امام وہابیۂ ہند اسمٰعیل دہلوی نے اسی عقیدہ کو یوں لکھا کہ ''پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ثابت ہے''۔ اور ''خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اور وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے''۔ اور بار بار مکرر سہ کرر اسے لکھ کر ذاتی اور عطائی کا فرق قطعاً نہ مانا اور مسلمانوں کو شرک شرعی کا مرتکب اور مشرک بنادیا اور ابوجہل کے درجہ کا مشرک بتایا یعنی یہ دونوں ایک ہی عقیدہ والے کافر گر و مشرک ساز ہیں اور بقول انور شاہ صدر مدرسین دیوبند یہی عقیدہ ان دونوں کی بلادت اور کم علمی کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ اور ابن عبدالوہاب نے حجاز مقدس و مکہ معظّمہ و مدینہ منوّرہ وعراق و کربلائے معلّٰی کے اہلسنت وعلمائے اہلسنت کو بے گناہ قتل کیا۔ ان کا خون بہایا۔ ان کا مال لوٹا۔ ان پر ظلم ڈھایا۔ ان کی عورتوں کو قیدی بنایا۔ انھیں کافر و مشرک ٹھہرایا۔ ان پر جزیہ مقرر کیا۔ انھیں جبراً وقہراً وہابی بنایا۔ تو انگریزوں کے ایجنٹ وغلام

وآلہٴ کارامام وہابیہٴ ہنداسمٰعیل دہلوی وسید احمد انگریز کے معاہد وایجنٹ اول نے سرحدی وقبائلی مسلمانوں کا خون بہایا۔انھیں قتل کیا۔انھیں کافرومشرک بتایا۔انھیں مرتد ٹھہرایا۔ان کا مال لوٹنا حلال بتایا۔چنانچہ یاغستان اور ہڈ اور درّانیوں اور آتمازیوں وغیرہم پر چڑھائی کرنا۔انھیں قتل کرنا۔ان کو لوٹنا۔ارتداد کے فتوے لگانا اس کا روشن ثبوت ہے۔دیکھو **تاریخ اعیان وھابیہ** اور **تواریخ مجددین حزب وھابیہ**۔خلاصہٴ کلام یہ کہ دونوں ہم مذہب وہم عقیدہ ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ پہلا نجدی ہے اور دوسرا ہندی ہے۔اُس کی کتابیں عربی میں ہیں اور اِس کی کتابیں اردو وفارسی میں ہیں۔نجدی نے وہابیت پھیلانے اور مسلمانوں کا خون بہانے کو درعیہ کے حاکم محمد بن سعود کو پھانسا اور اسے وہابی بنا کر اس کے بل بوتے پر سنی مسلمانوں کو ناحق قتل کرنا لوٹنا شروع کردیا۔اوراسمٰعیل دہلوی وسید احمد تکیوی نے برٹش سے سازباز کیا۔اور لارڈ ہسٹنگ سے عہد وپیمان کئے اور گورنمنٹ برطانیہ کے زور وقوت واشارے پر سرحد کے مسلمانوں کے ساتھ وہی سب کچھ عمل کیا جو نجدی نے عرب شریف کے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔

ولاحول ولا قوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم۔

نجدیوں اور غیر مقلدوں کی تحریروں سے
ابن عبدالوہاب کون ہے

الہدیۃ السنیہ کے ترجمہ تحفہٴ وہابیہ کی عبارات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ ابن عبدالوہاب نجدی وہابی تھا۔مسلمانوں کا قاتل تھا۔مسلمانوں کا خون بہانا۔ناحق قتل کرنا حلال جانتا تھا۔اوراسی پرعمل کرتا تھا۔مسلمانوں کو کافر کہتا تھا۔انھیں مشرک بتاتا تھا۔ان کے اموال لوٹنا مباح بتاتا تھا۔اور لوٹتا تھا۔ان کی عورتوں کو قیدی بناتا تھا۔اورسنی مسلمانوں پر جزیہ مقرر کرتا تھا۔اوراس پرعمل کرتا تھا۔چنانچہ مدینہ منورہ کے مسلمانوں پر جزیہ مقرر کیا۔ظالم تھا۔باغی تھا۔خونخوار تھا۔لٹیرا تھا۔کافر گر تھا۔مشرک ساز تھا۔اور وہابیت کے پھیلانے میں بہت کوشاں تھا۔اورزبردستی وہابی بناتا تھا۔وغیرہ وغیرہ۔

اسمٰعیل دہلوی کی دو رُخی چال

برٹش کا ایجنٹ بن کر اور انگریزوں کی پالیسی سے مستفیض و مستفید ہو کر اور انگریزی رنگ میں رنگ کر اسمٰعیل دہلوی نے مکر و فریب بھی کیا۔ اور اپنے مکر کو چھپانے کے لئے تقویۃ الایمان میں صاف لکھ دیا کہ ''اللہ کے مکر سے ڈرا چاہئے'' معاذ اللہ۔ خدائے تعالیٰ کو مکر کرنے والا۔ فریبی۔ دھوکہ باز۔ ۴۲۰ کرنے والا لکھ گیا تو اپنے زعمی خدا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی کتاب صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۰۱ میں لکھا کہ ''اصحاب ایں مراتب عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیعہ ماٗذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشند۔ ایں کبار اولی الایدی و الا بصار را می رسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمائند۔ مثلاً ایشاں را می رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست''۔ یعنی خلاصہ یہ کہ حضرات اولیائے کرام و محبوبان خدا عالم شہادت و عالم مثال میں تصرف فرماتے ہیں اور تصرف کرنے کے لئے وہ ماٗذون مطلق ہیں۔ وہ تمام عالم کو اپنی طرف نسبت کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ اور اسی کے صفحہ ۳۲ میں لکھا کہ ''ائمۂ ایں طریق و اکابر ایں فریق در زمرۂ ملائکہ مدبرات الامر کہ اعلیٰ در تدبیر امور از جانب ملأ اعلیٰ ملھم شدہ در اجرائے آں می کوشند معدود اند پس احوال ایں کرام بر احوال ملائکۂ عظام قیاس باید کرد''۔ یعنی خلاصہ یہ کہ حضرات محبوبان خدا اُن فرشتوں کے گروہ میں شمار ہیں جو مدبرات امر ہیں جو عالم کی تدبیر کے متعلق اللہ تعالیٰ سے احکام پاتے ہیں اور اس کے موافق دنیا میں تصرف کرتے ہیں اولیائے کرام کو ان فرشتوں کے حالات پر ہی قیاس کرنا چاہئے یعنی ان فرشتوں کی طرح یہ بھی حاجت برآری و مشکل کشائی وغیرہ وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ فسبحٰن اللہ و بحمدہ۔

اور صراط مستقیم صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے کہ ''قطبیت و غوثیت و ابدالیت و غیر ہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت علی مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشاں است و در سلطنت سلاطین و امارت امرا اہم ہمّت ایشاں را دخلے است''۔ یعنی قطب بنانا اور غوث بنانا۔ اور ابدال بنانا۔ اوتاد بنانا۔ ولایت دینا۔ دنیا دینا۔ دین دینا سب حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ اقدس سے قیامت تک آپ ہی کے واسطے سے ہوتا ہے اور سلطانوں کی سلطنت میں،

بادشاہوں کی بادشاہت میں، امیروں کی امارت میں، رئیسوں کی ریاست میں، حاکموں کی حکومت میں حضرت علی کے قصد وارادے اور آپ کے حکم کو دخل ہے۔ فسبحٰن اللّٰہ وبحمدہ۔

وہابیوں دیوبندیوں ندویوں کفوریوں مودودیوں الیاسی تبلیغیوں کے آگے یہ تینوں ذکر کر کے فقیر دریافت کرتا ہے کہ ان اقوال میں امام الوہابیہ نے حضرات محبوبان خدا کو بہت اختیارات وقدرتوں والا اور حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظام عالم میں بڑا دخیل کارمانا تو تقویۃ الایمان کے فتوؤں سے مشرک بلکہ مرتد اور ابن عبدالوہاب کے اقوال سے بھی کافر مشرک بلکہ مرتد مباح الدم والمال۔ پھر اگر خدائے تعالیٰ کی عطا سے یہ قدرت واختیار مانا جب بھی تقویۃ الایمان اور ابن عبدالوہاب کے فتوؤں سے دہلوی کافر مشرک بلکہ مرتد اور اگر یہ قدرتیں اور تصرفات واختیارات ان حضرات کے ہی ذاتی مانے تو بھی تقویۃ الایمان اور نجدی کے فتوؤں سے دہلوی یقیناً کافر مشرک بلکہ مرتد۔ بلکہ تمام عالم اسلام کے فتوؤں سے کافر خارج اسلام اور دعوی اسلام کھا کر مرتد ہوگا۔ اس طرح دہلوی کی اگلی پچھلی دونوں گلیاں بند ہوگئیں۔ یہ کفربازی ومشرک سازی کا ثمرہ ہے۔

الجھا ہے آج دہلوی خود اپنے جال میں

دہلوی کے چیلوں پر مصیبت

تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم کی صرف ان عبارات مذکورہ کی بنا پر اسماعیلی چیلوں و ہابیوں دیوبندیوں ندویوں کفوریوں نام نہاد تبلیغیوں مودودیوں پر ایک بڑی مصیبت آگئی کہ دونوں کتابیں دہلوی کی ہیں اگر دونوں کو مانیں تو دہلوی کو اور دہلوی ونجدی کو اپنے فتوؤں سے کافر مشرک بلکہ مرتد کہنا پڑے گا۔ اور ایسے کو اپنا پیشوا مان کر اپنے کفر کا اقرار دینا پڑے گا اور اگر تقویۃ الایمان سے انکار کریں تو اولاً فتاویٰ رشیدیہ اور ایسی ہی بہت سی تحریرات وہابیہ دیوبندیہ سے ہاتھ دھونا اور ان کو غلط اور باطل ماننا پڑے گا۔ ثانیاً دہلوی پھر بھی نجدی وتھانوی وگنگوہی وکاکوروی ملکی کے فتوؤں سے دہلوی کو کافر مشرک بلکہ مرتد ماننا پڑے گا۔ اور ایسے کو اپنا امام ومقتدا مان کر اپنے کافر ہونے کا فتویٰ دینا ہوگا یعنی چیلوں کی بھی اگلی پچھلی گلیاں بند ہیں۔

وہابیوں کی کتابیں

ترجمان وہابیہ میں غیر مقلدوں کے محدث ومفسر قنوجی نے وہابیوں کی چند کتابیں بھی بتائی ہیں۔تقویۃ الایمان اورصراط مستقیم اوران دو کے مصنفوں کے ناموں میں سید احمد واسمٰعیل دہلوی کے نام ہیں اور نصیحۃ المسلمین مصنفہ خرمعلی بلہوری اورراہ سنت اور ہدایت المومنین مصنفہ ابوالنواب اور کتاب التوحید مصنفہ شیخ نجدی۔ یہ کتابیں بھی وہابیوں کی کتابوں میں سے ہیں۔اور ان کے علاوہ اور کتابیں بھی ہیں جو وہابیوں کی معتبر ومستند ہیں مگر اب سنی مسلمانوں کو

وہابیوں کی ایک آسان پہچان مل گئی

ہندوستان و پاکستان وعرب شریف ودیگر ممالک کے سنی مسلمانوں کو وہابیوں کو پہچاننے میں تھوڑی آسانی ہوگئی۔ یعنی جو مسلمان کہلا کر ان کتابوں میں سے کسی کتاب کو درست مانے وہ وہابی ہے۔ جو اسمٰعیل دہلوی کو اپنا پیشوا مانے وہ وہابی ہے۔اور جو کوئی سید احمد تکیوی کو اپنا مقتدا مانے وہ وہابی ہے۔ جو خرمعلی کو اپنا مستند مانے وہ وہابی ہے۔اور جو ابن عبدالوہاب شیخ نجدی کو اپنا پیشوا مانے وہ وہابی ہے۔اور جو شیخ نجدی کی کتاب التوحید کو درست مانے وہ وہابی ہے۔اور جو تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کو صحیح مانے وہ وہابی ہے۔اور جو کتاب نصیحۃ المسلمین کو حق مانے وہ وہابی ہے۔اور جو کتاب راہ سنت و ہدایت المومنین کو برحق مانے وہ وہابی ہے۔اور اسی کے ساتھ وہ کتابیں بھی شامل ہوں جن میں کتب مذکورہ کے شرکیات دیوبندیوں نے لکھ دیئے ہیں جیسے نام نہاد بہشتی زیور حصہ اول اور تعلیم الاسلام کفایتی وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال ترجمان وہابیہ نے وہابیوں کی ایک پہچان بتادی۔

رشید احمد گنگوہی کی گواہی

وہابیو! دیوبندیو! ندویو! الیاسیو! مودودیو! ذرا اپنے کان کھولو اور ہوشیار ہوکر سنو۔ یہ دیکھو فتاوئ گنگوہیہ غیر مبوب حصہ اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ پریس دہلی صفحہ ۷ میں ہے کہ" محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا

ہے''۔

اور اسی فتاویٰ گنگوہیہ حصہ اول صفحہ ۶۲ میں ہے کہ'' اور محمد ابن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال معلوم نہیں''۔

اور فتاویٰ گنگوہیہ غیر مبوب حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد صفحہ ۹۶ میں ہے کہ'' محمد ابن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا۔ سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا۔ اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت وشرک سے روکتا تھا۔ مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی''۔

دیوبندیوں کے بڑے معتبر رشید ملت طاغوت اکبر جناب رشید احمد گنگوہی انگریز کے فدائی کے یہ تین فتوے ہیں۔ اہل فہم ذرا غور فرمائیں کہ پہلا بتاتا ہے کہ یقین کر کے لکھا ہے۔ اور دوسرا بتاتا ہے کہ گنگوہی بالکل بے علم ہے۔ اور تیسرا بتاتا ہے کہ شک وشبہ میں سنی سنائی پر لکھ مارا۔ بھلا فرمائیے کیا مفتی کی یہی شان ہے۔ یہ ہے دیوبندیوں کے مفتی کا حال۔ مگر یہ سب وہابیت نوازی و پردہ پوشی ہے مگر اتنی بات گنگوہی نے لکھ دی کہ ابن عبدالوہاب نجدی کے ماننے والے وہابی ہیں۔ اور شیخ نجدی کے عقیدے عمدہ تھے۔ اور وہ اور اسکے مقتدی اچھے ہیں۔ وہ عامل بالحدیث یعنی غیر مقلد تھا۔ بدعت وشرک سے روکتا تھا۔ اور عقیدے سب کے ایک ہیں۔ اور اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا سا ہے یعنی گنگوہی جی نے سارے دیوبندی کنبہ کو جھٹلا دیا۔ یعنی پورا دیوبندی خاندان جس پر اجماع واتفاق کر چکا کہ شیخ نجدی موہن رسول وموذی خدا وموذی رسول ومُکَفِّر مسلمین و مستحل دم مسلمین ومحلل اموال مسلمین تھا۔ لیکن گنگوہی جی نے ان سب کے خلاف فتوے دیدیئے۔ اب چھوٹے بڑے سارے دیوبندی وندوی خود فیصلہ دیں کہ وہ سچے یا گنگوہی۔ مگر گنگوہی جی آخر سارے کنبہ کے طاغوت اکبر ہیں۔ محدث ہیں۔ قطب دیوبندیاں ہیں۔ خواب میں ان کی اور قاسم نانوتوی طیب جی کے دادا کی شادی ہوئی ہے۔ گنگوہی جی دولہا بنے اور قاسم نانوتوی دلھن بنے ہیں (تذکرۃ الرشید) اور جاگتے میں مجمع عام میں مریدوں اور شاگردوں کی موجودگی میں بھی گنگوہی جی نے نانوتوی جی کو اپنی چارپائی پر لٹا کر ان کی طرف کروٹ لے کر ان کے سینہ پر ہاتھ رکھا اور نانوتوی جی ایسے وقت وحال میں کسمسائے اور شرمائے ہیں (ارواح ثلٰثہ) مطلب یہ کہ گنگوہی صاحب کو بڑی فوقیت حاصل ہے۔ لہذا فتوؤں سے ثابت ہوا کہ سارے دیوبندی وندوی وکفوری والیاسی ومودودی وہابی ہیں

۔اور بقول گنگوہی ''عقائد سب کے متحد ہیں''، یعنی وہابی نجدی و وہابی ہندی و دیوبندی وندوی و کفوری والیاسی ومودودی سب عقیدوں میں ایک ہیں۔ رہا کچھ ظاہری فرق تو گنگوہی نے لکھ دیا کہ ''اعمال میں فرق ہیں حنفی شافعی مالکی حنبلی کا سا ہے''، یعنی جس طرح حنفی بھی سنی مسلمان ہیں شافعی بھی سنی مسلمان ہیں مالکی بھی سنی مسلمان ہیں حنبلی بھی سنی مسلمان ہیں۔ اور اہلسنت اور سنی کہنے سے یہ چاروں گروہ مراد ہوتے ہیں۔ بلاتشبیہ اسی طرح نجدی بھی وہابی۔ غیر مقلد ہندی بھی وہابی۔ دیوبندی بھی وہابی۔ ندوی بھی وہابی۔ کفوری بھی وہابی۔ الیاسی بھی وہابی۔ اور سر سید نیچری بھی اقراری وہابی۔ اور غلام خانی بھی وہابی۔ مودودی بھی وہابی۔ اور جب وہابی کہا جائے گا تو یہ سارے مراد ہوں گے پھر جس گروہ کے متعلق گفتگو ہوگی وہ اپنی خصوصیت سے متفرق ہوگا۔ پس شیخ دیوبند وصدر جمعیۃ اور صدر مدرسین دیوبند وتھانوی وانبیٹھی وغیرہم سارے کے سارے اقراری رجسٹر شدہ وہابی ہوئے۔ ہاں اقوال مذکورہ شیخ دیوبند وصدر مدرسین وانبیٹھی وتھانوی و گنگوہی واسمٰعیل غزنوی میں یہ لوگ تفصیل سے لکھ کر اعلانات کر سکتے ہیں کہ کتب مذکورہ الشہاب الثاقب وفیض الباری والمہند وتحفۂ وہابیہ والہدیۃ السنیہ وفتاویٰ گنگوہیہ وترجمان وہابیہ میں سے کون سی کتاب سچی اور کون سی جھوٹی ہے اور کون مصنف سچا اور کون جھوٹا ہے یہ پسندیدگی اور انتخاب وہابیوں دیوبندیوں کا حصہ ہے۔ فقیر ان کا حصہ غصب کرنا نہیں چاہتا۔ وہ بخوبی غور کے بعد اعلان دیں اور بار بار دیں۔

گنگوہی جی کی دوسری گواہی

فتاویٰ گنگوہیہ غیر مبوب حصہ اول صفحہ ۱۸ میں ہے ''مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو جو لوگ کافر کہتے ہیں بتاویل کہتے ہیں اگرچہ وہ تاویل ان کی غلط ہے لہٰذا ان لوگوں کو کافر کہنا اور معاملہ کفار کا سا کرنا نہ چاہئے''۔

اور اسی حصہ اول غیر مبوب صفحہ ۴۳ میں ہے کہ ''کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوت واصلاح ایمان کی ہے اور قرآن وحدیث کا مطلب پورا پورا اس میں ہے اس کا مؤلف ایک مقبول بندہ تھا اور مولانا محمد اسحٰق دہلوی ولی کامل محدث فقیہ عمدہ مقبولین حق تعالیٰ کے سے تھے۔ جو کوئی ان دونوں کو کافر یا بد جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے

فقط''۔

اور اسی فتاویٰ گنگوہیہ غیر مبوب حصہ اول صفحہ ۶۲ میں ہے کہ ''بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بظاہر تشدید ہے۔ اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک حدیث صحیح غیر منسوخ ملے اس پر عامل ہوں ورنہ ابو حنیفہ کی رائے کا مقلد ہوں اور سید احمد صاحب کا بھی یہی مشرب تھا''۔ حصہ اول کے ان فتوؤں سے معلوم ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی کو جو کافر کہے وہ مسلمان ہے اور تقویۃ الایمان بہت عمدہ اور سچی کتاب ہے اور اسمٰعیل دہلوی ایک مقبول بندہ تھا انگریزوں کا۔ جو اسے کافر کہے وہ شیطان ہے ملعون ہے۔ اور تقویۃ الایمان کے سب مسائل صحیح ہیں۔ ہاں بعض میں تیزی ہے۔ اور اسمٰعیل دہلوی غیر مقلد تھا اور سید احمد بھی غیر مقلد تھا۔ یعنی تقویۃ الایمان کی پوری پوری ہمنوائی گنگوہی نے کی جس سے ثابت ہوا کہ گنگوہی وسارے دیوبندی کفوری الیاسی مودودی وہابی ہیں۔ اور اسماعیلی ہیں۔ ہاں صفحہ ۱۸ اور صفحہ ۴۳ کے فتوؤں میں ضرور ٹکراؤ ہے کہ ایک میں دہلوی کو کافر کہنے والا مسلمان ہے اور دوسرے میں اس کو کافر کہنے والا شیطان ہے ملعون ہے۔ اب دیوبندی وندوی اس کا فیصلہ فرمائیں اور طیب جی حل فرمائیں۔

اور فتاویٰ گنگوہیہ غیر مبوب حصہ اول صفحہ ۱۱۵ میں ہے کہ ''کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اور ردشرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اسکے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ اور موجب اجر کا ہے۔ اس کے رکھنے کو جو بُرا کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے''۔

اور فتاویٰ گنگوہیہ غیر مبوب حصہ سوم صفحہ ۵۷ میں ہے کہ ''مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا پورا عمل کرنے والے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے۔ سو جو ایسا شخص ہو کہ ظاہر میں ہر روز تقویٰ کے ساتھ رہا۔ اور پھر حق تعالیٰ کی راہ شہید ہوا وہ قطعی جنتی ہے اور مخلص ولی ہے۔ ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے۔ اور ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے''۔ طیب جی اور جمعیۃ علمائے دہلی اس فتوے اور صفحہ ۱۸ والے کے اختلاف کو حل فرمائیں۔

اور اسی حصہ سوم غیر مبوب صفحہ ۵۸ میں ہے کہ ''اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اور وہ ردشرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اور

احادیث سے ہیں۔اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔اور موجب اجر کا ہے۔اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود یا کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے''۔یہ اور حصہ اول صفحہ ۱۱۵ کا فتویٰ یہ بتا رہے ہیں کہ وہابی دھرم میں

تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن سے زیادہ ہے

رشید احمد نے صاف لکھا کہ تقویۃ الایمان کو پاس رکھنا عین اسلام ہے۔اور اس کو پڑھنا عین اسلام ہے۔اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے۔اور ہر مسلمان صاحب ایمان جانتا مانتا ہے کہ قرآن مجید کو خدا کا کلام ماننا عین اسلام ہے۔اس کو پاس رکھنا عین اسلام نہیں ہے اس کو پڑھتے رہنا عین اسلام نہیں۔اور اس پر عمل کرنا عین اسلام نہیں۔عین اسلام کے معنی یہی ہیں کہ وہ ہے تو اسلام ہے وہ نہیں تو اسلام نہیں۔تو جو وہابی دیوبندی ندوی کفوری تقویۃ الایمان پاس نہ رکھے۔گلے میں نہ لٹکائے وہ گنگوہی فتوے سے کافر ہے۔اور جو ہر وقت تقویۃ الایمان پڑھتا نہ رہے وہ بھی کافر ہے اور جو اس کے مطابق عمل نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔یہ کتاب دیوبندیوں ندویوں میں اتنی معتبر و مستند ہے مگر یہ ثابت ہوگیا کہ اس کا درجہ قرآن عظیم سے بڑھا ہوا ہے۔کیا طیب.جی وجمعیۃ العلماء دہلی اسے حل فرمائیں گے؟ اور یہ تو خوب ظاہر ہوگیا کہ دیوبندی وندوی وکفوری و الیاسی ومودودی سارے کے سارے وہابی ہیں۔کیونکہ وہابیہ کی کتابوں کو بھی یہ سارے درست مانتے ہیں اور وہابی گروگھنٹالوں کو بھی مانتے ہیں اور یہ بھی صاف لکھ دیا کہ ابن عبدالوہاب اور اس کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں۔تو یہ فتویٰ انھیں پر حجت ہے۔اور ان کو ہی وہابی ثابت کر رہا ہے۔ وللہ الحجة السامیہ۔

مولوی کرامت علی جونپوری کی گواہی

آخر میں سید احمد کے خلیفہ۔اسمٰعیل دہلوی کے پیر بھائی جناب مولوی کرامت علی جونپوری کی بھی سنئے۔وہ قول الامین میں لکھتے ہیں کہ ''فقیر کرامت علی کی طرف سے سارے دینی بھائیوں کی خدمت شریف میں جو فقیر سے حاضرانہ وغائبانہ محبت رکھتے ہیں بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ واضح ہو کہ لامذہب (وہابی) لوگ اور دودامیاں کے گروہ جو فرائضی کہلاتے ہیں سب کے سب وہابی ہیں۔اور وہ اہلسنت وجماعت ہرگز نہیں ہیں۔بلکہ یہ لوگ سارے کے

سارے اہلسنت و جماعت سے خصوصاً حرمین شریفین کے لوگوں سے بڑی عداوت رکھتے ہیں۔ اور مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ کا نام لینے سے جل کر خاک ہوجاتے ہیں۔اور طرح طرح سے ان کا عیب بیان کرتے ہیں۔ جو کوئی چاہے آزمالے۔اور یہی عقیدہ وہابیوں کا ردالمحتار میں لکھا ہے۔ اوران لوگوں کا حال مرغی کے گندے بیضے کا ایسا ہے جیسے جس بیضہ کو مرغی نے گندہ کیا تب اس کو پھر اگر تمام جہان کی مرغی سیوے تو اس سے بچہ نہیں نکلتا۔ایسے ہی یہ لوگ ہیں جو بگڑے سو بگڑے ہی رہتے ہیں"۔

اوراسی قول الامین میں صفحہ ۱۱ پر مولوی کرامت علی جونپوری نے لکھا کہ"اب ایک بات اور بھی یادرہے کہ جتنا فساد دین پر برپا ہواہے انھیں دجالوں وہابیوں سے ہواہے جنھوں نے چار مذہب کے سوا پانچواں مذہب اختیار کیا ہے"۔

یعنی ان کے نزدیک وہابی فسادی ہیں۔خارجی ہیں۔باغی ہیں۔خونخوار ہیں۔قاتل مسلمین ہیں۔اور گندے انڈے ہیں۔

نواب وحیدالزماں کی گواہی

یہ دیکھئے وحیداللغات مطبوعہ بنگلور پارہ ۲۶ صفحہ ۱۰۲ میں ہے کہ"وہابیہ۔ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو محمد ابن عبدالوہاب کے پیرو ہیں ان کی کتاب التوحید کے موافق اعتقاد رکھتے ہیں ۔میں کہتا ہوں محمد بن عبدالوہاب ایک شخص تھے جنھوں نے توحید اور اتباع سنت پر بہت زور دیا تھا۔لیکن شرک کو اس قدر وسیع کردیا تھا کہ بہت سی مکروہ اور حرام باتوں کو شرک قرار دے دیا تھا" ۔نواب صاحب خود وہابی ہیں مگر ان کا فتویٰ یہ ہے کہ شیخ نجدی کافر گر و مشرک ساز تھا۔وہ اور اس کے ماننے والے وہابی ہیں۔خواہ نجدی ہوں یا ہندی یا کسی ملک کے ہوں۔ فللّٰہ الحجة القاھرہ۔

ان اقوال وہابیہ ودیوبندیہ کی روشنی میں ظاہر ہوگیا کہ شیخ نجدی نے وہابیت کو پھیلانے کے لئے سعودی حکومت کو اپنایا۔اوراس کے بل بوتے پر سنی مسلمانوں کو بے گناہ قتل کیا۔ان کے اموال کو لوٹا۔مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ کے مسلمانوں اور علماء و سادات کو قتل کیا۔ان پر جزیہ مقرر کیا۔ نجف و کربلا میں مسلمانوں کو قتل کیا۔لوٹا۔زبردستی وہابی بنایا۔تمام مسلمانوں کو کافر بتایا۔دنیا بھر کے مسلمانوں کو مشرک کہا۔خدائے تعالیٰ کی توہین کی۔اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

کی تنقیص کی۔اپنے ہاتھ کی چھڑی لکڑی کوحضوراقدس سے زیادہ مفید ونافع بتاتا تھا۔اور یہ قائلین سارے اس کے ماننے والے اور ہم مذہب ہیں ۔جن کا انکار کوئی وہابی کوئی دیوبندی وندوی و کفوری والیاسی ومودودی نہیں کرسکتا ۔تو حضرات علمائے اہلسنت کا مبارک دامن ہر افتراء و بہتان سے منزہ وپاک ہے۔ **فالحمدللّٰہ رب العٰلمین** ۔افتراء پردازی و بہتان طرازی و جعلسازی و چالبازی وہابیوں دیوبندیوں کا طرۂ امتیاز ہے۔اوراس پر وہابیوں دیوبندیوں کو بڑا ناز ہے۔اور ہر مولوی ان کا مشرک ساز ہے۔اور شیخ نجدی کا ہم آواز ہے۔اوراسی میں عوام کے سامنے وہابیہ کا اعزاز ہے۔**ولاحول ولا قوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم** ۔

امید کہ سائل صاحب کومزید تشریح وتفصیل وتوضیح کی ضرورت نہ ہو۔اور دلائل و براہین وہابیہ ودیوبندیہ ان کیلئے کافی ووافی ہوں ۔نیز نجدی کی تکفیر وتضلیل کی وجوہات بھی ان ہی فتاویٰ واقوال میں ڈھونڈھئے ۔اوروہابی وخارجی ورافضی ہونا تو دیوبندیوں کا اجماعی اتفاقی فتویٰ بتارہا ہے۔خودگھر والوں کی یہ گواہیاں ہیں تو ماننے میں کیاانکار ہے۔اور جسے انکار ہووہ جلداز جلدان سارے کے سارے اکابر وطواغیت دیوبندیہ کی تکذیب وتغلیط کا تحریری اعلان دے ۔اور ذمہ داران دیوبندوجمعیۃ کے دستخطوں سے اس کو چھپوائیے ۔اور کتب مذکورہ محولہ کی طرح بار بار چھپوائیے ۔پھر کچھ اور مطالبہ لائیے۔

فقیر حقیر نے اس مضمون میں وہابیوں دیوبندیوں کے آگے کسی سنی عالم کا کوئی قول ذکر نہ کیا۔اور نہ کوئی قول اپنا ان کے آگے ذکر کیا۔ ہر وہابی ودیوبندی وندوی وکفوری کواعلان عام و اعلام تام ہے کہ وہ ٹھنڈے دل سے انصاف کے ساتھ پڑھے اور سمجھے کہ شیخ نجدی کی کیا حالت تھی اوراس کے عقیدے کیسے کفری تھے۔**والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ**۔اورالشہاب الثاقب اورالمہند اورفتاویٰ گنگوہیہ اورفیض الباری ان کتابوں کوتو کوئی وہابی کوئی دیوبندی کوئی ندوی کوئی کفوری کوئی الیاسی کوئی مودودی ہرگز ہرگز جھٹلانہیں سکتا۔اوراگر ہمت کر جائیں اوراپنی پوتھیوں کوغلط و باطل بتادیں تو وہابیت ودیوبندیت وندویت وکفوریت کا خاتمہ ہی ہوجائے ۔پیش کردہ کتابیں دیوبندیت و ندویت وکفوریت والیاسیت کی جڑ بنیاد ہیں۔ ان کتابوں کے ساتھ ساتھ دیوبندیت وندویت وکفوریت بھی نیست ونابود ہے۔ **فالحمد للّٰہ الحمید المحمود** ۔ان وہابیہ دیوبندیہ ندویہ کفوریہ نجدیہ الیاسیہ مودودیہ سے مسلمانوں سنّیوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔

قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ؕ (سورۂ مائدہ پارہ ٦ آیت ۵۱)

اورتم میں جوکوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے۔

(کنزالایمان)

اورحدیث شریف میں ہے۔ ایاکم وایا ھم لایضلو نکم ولایفتنو نکم ۔اورحدیث شریف میں ہے۔ لا تواکلو ھم و لا تشاربوھم ولا تجالسو ھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم ۔ واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین وبارک وسلم ومجد وکرم وبجل وعظم ۔

فقیرحقیرابوالظفر محبّ الرضامحمد محبوب علی خاں

قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ ولابویہ واخویہ واہلہ واحبابہ۔آمین۔

جامع مسجد اہلسنت مدنپورہ بمبئی ۔۸

یکم شعبان روز سہ شنبہ ۱۳۷۸ھ

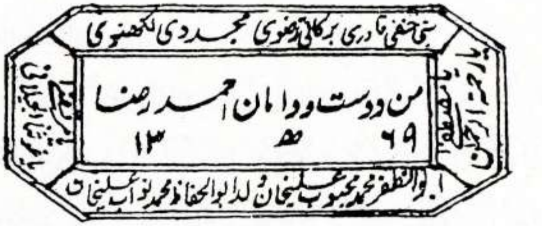

۹۲/۷۸۶

ضروری اعلان واجب الاذعان

مدھوپور کے سوال کا یہ جواب بفضلہٖ تعالیٰ ندوی کی افترائی کتاب نام نہاد محمد بن عبدالوہاب کا مدلل اور باثبوت جواب ہوگیا۔ اور لاجواب جواب ہوگیا۔ کیونکہ دیوبندی و جمعیتی و کفوری والیاسی ومودودی تو الشہاب الثاقب وفیض الباری اور المہند کی تکذیب وتغلیط نہیں کر سکتے۔ اور صدر جمعیۃ وصدر مدرسین دیوبند وانبیٹھی وتھانوی ورائے پوری وغیرہم کو جھٹلا نہیں سکتے۔ اور غیر مقلدین ونجدی ترجمان وہابیہ اور الہدیۃ السنیہ اور تحفۂ وہابیہ اور البدر الطالع اور وحید اللغات کو غلط و باطل نہیں لکھ سکتے۔ اور جونپوری وقنوجی وعبدالعزیز نجدی وغزنوی وغیرہم کو جھوٹا نہیں لکھ سکتے تو ہر پھر کے ندوی صاحب کی ہی تغلیط وتکذیب ہوگی۔ اور ان کی تصنیف و تالیف کی قلعی کھلے گی۔ کاش ایسی افترائی تحریر کی اشاعت سے پہلے ندوی صاحب اپنے اکابر کی گواہیوں کو پڑھ کر سوچتے اور اندھیری ڈالنے کی کوشش نہ کرتے۔ اب اپنے بڑے بوڑھوں، پُرکھوں، پرانوں کو جھٹلائیں یا خود کو جھٹلائیں اور خود اپنا فیصلہ شائع فرمائیں۔ والسلام علیٰ اھل الاسلام و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

فقیر غفرلہٗ

دل کی بات

الحمدللہ آج علمائے اہلسنت کی کوششوں سے پوری دنیا میں نشرواشاعت کا کام زوروشور سے جاری ہے مگر ابھی اس کام میں تیزی کی اشد ضرورت ہے۔

ہم اپنے بزرگوں اور مرحومین کے نام پر ہزاروں، لاکھوں روپے کی نذرونیاز کرتے ہیں اور کھانا کھلواتے ہیں۔ یہ کام واقعی بہت بہترین ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم ان نیاز فاتحہ کی رقوم میں سے صرف ۱۰ر۲۰ر فی صد روپے بھی نشرواشاعت کے کام میں لگائیں تو اس سے وہ کام ہوسکتا ہے جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اگر عدم فرصتی کی بناپر آپ کے پاس کتابیں شائع کرانے کا وقت نہیں ہے تو بازار سے علمائے اہلسنت کی کتابیں خرید کر مفت تقسیم کروائیں اور اس کے ذریعہ بزرگوں اور مرحومین کو ایصال ثواب کریں تو یہ ایصال ثواب کے ساتھ ساتھ مسلک اہلسنت کی عظیم خدمت بھی ہوگی۔

فقط

محمد سعید نوری

بانی وسکریٹری جنرل رضااکیڈمی

۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ مطابق ۸راگست ۲۰۰۲ء

سونا بن ہے اٹھ پیارے

از: اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ عنہ

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اٹھنے کے لڑتا ہے اٹھنا بھی کچھ گالی ہے

جگنو چمکے پتا کھڑکے مجھ تنہا کا دِل دھڑکے
ڈر سمجھائے کوئی پون ہے یا اگیا بیتالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے دَھک سے کلیجا ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی کچھ سنبھلا پھر اَوندھے منھ
مینھ نے پھسلن کر دی ہے اور دُھر تک کھائی نالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولیٰ والی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اِک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سُورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے یہ بِس کی گانٹھ ہے حرّافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مُردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مفلِس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولیٰ تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضاؔ سے چور پہ تیری ڈِگری تو اقبالی ہے

RAZA OFFSET BOMBAY -3 • TEL.: 346 6313